اصدق الرؤیا حصہ دوم

(ملاحظہ ہو تمہید حصہ اول مندرجہ النور نمبر ۱ و ۲ جلد ۵ بابت ماہ جمادی ...)

حال۔ میں نے حضور کے متعلق بہت دن ہوئے دو خواب دیکھے تھے ... میں اسکی تعبیر واضح تھی اور نیز یہ بھی کہ خواب کے متعلق زیادہ توجہ نہیں ہوتی اسلئے ... حضور والا کی خدمت میں عرض نہیں کئے مگر اب ایک تو میں بھول گیا اور دوسرا صرف اتنا تھا کہ حضور سفر میں ہیں اور کسی جگہ قیام ہے جو ہمارے قیامگاہ سے تھوڑے فاصلہ پر ہے ہماری عادت یہ ہے کہ روزانہ ہم لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور حسب معمول کسی وقت کی نسبت میں نماز و صلوات وغیرہ ہے سے مستفید ہوتے ہیں ایک روز میں نے دیکھا کہ مختلف ملکوں کے لوگ توشہ و سامان سفر اپنے ساتھ لئے ہوئے مختلف جہات سے آرہے ہیں ان میں خصوصاً بلوچستان کے لوگ زیادہ ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ مولانا صاحب یعنی حضور کا نام مبارک لیکر کہتے ہیں تشریف لائے ہیں اسلئے ہم لوگ سفر کرکے حاضر ہوئے ہیں اسکے بعد میں نے دیکھا کہ آپ نہیں ہیں درحقیقت حضور رسالت مآب فداہ ابی وامی دیہاتی قومی ہیں اور اسوقت تک جتنے روز مجالس میں حضوری ہوئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں تھیں اور آپ ہی کے ارشادات تھے مجھے اس سے کمال فرحت ہوئی اسکے بعد بقیہ طویل واقعات خواب کے ظاہر ہوئے مگر میں بھول گیا بیدار ہوتے ہی میں نے الحمد للہ کہا کہ جسکا میں متبع ہوں اسکا طریق سنت نبوی علی صاحبہا الف صلوات وسلام کے ساتھ اتحاد تام رکھتا ہے

تحقیق۔ ع اوائے حق محبت عنایتے ست ز دوست + وگرنہ عاشق مسکین بہیچ خورسند است

حال۔ اور بلوچستان میں بالواسطہ یا بلا واسطہ حضور کا فیض عام ہوگا یا اب ہو رہا ہے۔ طالب بالا۔

تحقیق۔ جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔

حال۔ اور مجھے یہ بھی خیال ہے کہ کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ جب کوئی مجدد بھیجا جاتا ہے اس وقت مخلوق پر مبشرات بہت وارد ہوتے ہیں۔ طالب بالا۔

تحقیق۔ مجکو معلوم نہیں۔

حال۔ چنانچہ النور اور الامداد میں اور لوگوں کے خواب اور کشوف بھی اسی قسم کے دیکھے ہیں کیا یہ

غلام کا خیال صحیح ہے۔ طالب یا دلار [illegible]

تحقیق - واللہ اعلم۔

حال - یہ تعبیر جو میں نے عرض کی ہے صحیح ہے۔

تحقیق - بحمد اللہ تعالیٰ صحیح ہے حالانکہ [illegible]

حال - حضرت آج کئی دن ہوئے رات خواب دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ بہت بڑی مجلس ہے میں اس مجلس میں حضرت تشریف لئے جارہے ہیں حضرت کے پیچھے احقر بھی جارہا ہے تھوڑی دور جا کر دیکھتا ہوں اور اصحاب بھی تشریف لئے جارہے ہیں احقر نے لوگوں سے سوال کیا کہ یہ صاحبان کون ہیں تو جواب دیا کہ سب کے آگے ہمارے حضور سرور عالم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اسکے بعد حضرت بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گئے ہیں احقر پیچھے ہوں سامنے ایک دریا دیکھتا ہوں تو حضرت اور سب صاحبان آسانی سے پار ہو گئے ہیں تو احقر فکر کرتا ہوں میں کیسے جاؤں اسکے بعد حضور والا نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی ایسے ہی چلے آؤ تو احقر بھی پار ہو گیا پار ہو کے دیکھتا ہوں وہ مجلس تیار ہے۔

احقر سید احمد قصبہ رنگونیہ محلہ مرادنگر ضلع چاٹگام بنگال۔

۲

تحقیق - مبارک ہو بشارت ہے توفیق اتباع و وصول الی المقصود کی انشاء اللہ تعالیٰ الٰہی اور [illegible]

تحریر مولوی نذیر احمد صاحب کیرانوی

حال - پر آشوب زمانہ میں جس وقت لوگ اپنی اپنی مختلف رائیں حضرت مولانا تھانوی مدظلہ کی نسبت ظاہر کرتے تھے اور تکلیف دہ باتیں کہتے تھے میں بہت پریشان تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ اللہ میرے حق بات کو ظاہر کردے اور اسکا اتباع ہمکو نصیب فرما اور باطل کو بھی باطل ظاہر کر اور اس سے بچائیے تو اسوقت میں نے یہ دو خواب دیکھے جو یکے بعد دیگرے نقل کرتا ہوں (یہ دونوں خواب موضع [illegible] میں دیکھے تھے جسکو عرصہ ساڑھے تین سال کا ہوتا ہے)۔

پہلا خواب

حضور [illegible] سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و اصحابہ و اتباعہ اجمعین کو خواب میں [illegible] [illegible] صورت میں دیکھا اور حضور سیاہ اچکن ٹخنوں دار زیب تن فرمائے ہوئے تھے جیسا کہ [illegible] سیاہ اچکن پہنتے ہیں اور حضور نہایت شباب کی حالت میں تھے [illegible]

صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی زیارت سے بایں طور مشرف ہوا کہ کچھ مجھ سے فاصلہ سے داہنی جانب حضور
پر نور کھڑے ہوئے ہیں سیاہ انگا زیب تن ہے میانہ قد ہے گول چہرہ مبارک ہے رنگت قریب قریب
حضرت مولانا اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہے جوان ہیں ریش مبارک بھی سیاہ ہے اور گنجان
ہے اور گول ہے موافق طور پر ہے زیادہ دراز نہیں ہے سر مبارک کے بال غالباً چھوٹے ہی تھے دراز نہ
تھے نگاہ نیچے کئے ہوئے آپ نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھر نگاہ نیچے فرمالی اسکے بعد بائیں جانب کو یہ
لکھا ہوا دیکھا کسی شے پر جس نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا وہ دوزخ میں نہ جائیگا۔
اسکے بعد دیکھا کہ میں بیٹھا ہوں اور چند آدمی میرے ارد گرد بیٹھے ہیں اور کچھ پھل کھا رہے ہیں اور میرے
داہنے ہاتھ میں بھی اس پھل کا ایک ٹکڑا ہے جو قریب ایک بالشت کے لانبا اور ایک بالشت کے
چوڑا ہے اور میں بھی اسکو کھا رہا ہوں اور ان لوگوں سے جو میرے ارد گرد تھے کہہ رہا ہوں کہ میں نے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم دیکھ لیا اجی ہاں میں نے دیکھ لیا اور جوش میں آکر بار بار ان آدمیوں سے
کہہ رہا ہوں ہاں میں نے دیکھ لیا اجی آہا میں نے آپ کو دیکھ لیا اسوقت دل میں یہ خیال آیا کہ اللہ
پاک نے ازل میں لکھ دیا ہے کہ کسکو زیارت ہوگی یہ محض اللہ پاک کا فضل وعطا ہے کسی کے کسب کو
دخل نہیں ہے اسکے بعد فوراً ہی یہ دل میں گذرا کہ اللہ پاک کا شکر ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں
جنکی قسمت میں زیارت لکھدی ہے اس خیال کے آنے سے اسقدر خوشی ہوئی اور جوش اٹھا کہ الحمد للہ
بار بار کہتا ہوا اور دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا کر نچاتا ہوا اپنی جگہ سے بیٹھا بیٹھا داہنی ہاتھ کی طرف گھوم
گیا یہ کہتا ہوا کہ اجی آہا میں نے آپ کو دیکھ لیا تب فوراً آنکھ کھل گئی تو میں نے اپنے آپ کو داہنی کروٹ
لیٹا ہوا پایا اور زبان سے الحمد للہ بار بار پڑھتا رہا اور فوراً اٹھ بیٹھا اور قصد کیا کہ صلوٰۃ شکر اور صلوٰۃ
تہجد ادا کروں مگر جب آنکھ کھلی تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ صبح صادق ہوگئی اسوقت نیند کی وجہ سے
کچھ بھی کسل نہ تھا بالکل طبیعت صاف تھی بخلاف اور دنوں کے کہ سوا گھنٹے کے بعد نہایت کسل ہوتا تھا
اور جو لوگ میرے ارد گرد بیٹھے تھے وہ سب لوگ مجھ سے عمر میں بہت بڑے تھے اور انکی لباس و صورت
سے غربت و مسکنت ظاہر ہوتی تھی مگر تھے سب اجنبی اور وہ مقام بھی جہاں پر حضور کو دیکھا ہے غالباً
ایک صاف میدان تھا جو نہ شجر کچھ بھی نہ تھا صرف حضور پر نور نے نگاہ اٹھا کر دیکھا ہے پھر نگاہ نیچی
[illegible] تھا کہ [illegible] حضور [illegible]

اصدق الرؤیا حصہ دوم

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ النور بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری)

بلکہ خود بخود یہ دل میں آیا کہ حضور ؐ ہیں اور وہ پھل جو ہم سب بیٹھے کھا رہے تھے وہ کہاں سے ہمکو ملا اور کس نے ہمکو دیا اور وہ کیا تھا کچھ معلوم نہیں مگر غالبًا ایسا تھا جیسا کہ دلدار شیریں دانہ دار پھوٹ کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اور آپکا قد مبارک اور رنگت اور چہرہ شریف اور آپکا اور تن شریف حضرت مولانا اشرف علی صاحب جیسا تھا مگر اتنا فرق ہے کہ مولانا سلمہٗ کا کسیقدر قد اور تن لانبا اور بھاری ہے اور مولانا کی داڑھی سفید بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی بالکل سیاہ تھی اور مولانا پر بڑھاپا سا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی عمر بالکل جوانی مثل ۳۰ یا ۲۵ کی معلوم ہوتی تھی فقط نذیر احمد عفی عنہ الصمد ۵ ذلقعدہ ۱۳۳۹ھ

جواب۔ طوبیٰ للرائی وبشریٰ للمرئی لہٗ۔ اشرف علی۔

حال۔ احقر ۲ شوال المکرم یوم پنجشنبہ ۱۳۴۳ھ کو بعد حجامت وغسل کے ایک حجرہ میں تنہا لیٹا تھا کہ بین النوم والیقظہ کے حضرت اقدس حافظ محمد ضامن صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ فرمایا فاتحہ اور درود تو ہمیں پڑھ لیا کرو اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب قبلہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تربیت تو ان سے ہوگی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قد دراز اور جسم آکر العلیم ہوا۔ احقر قدیم محمد عبد العلیم بردوانی۔

جواب۔ علاوہ بشارت کے اشارہ ہے ایک مسئلہ کی طرف بھی کہ ارواح اموات سے صرف تقویت نسبت کا نفع ہو سکتا ہے لیکن تربیۃ و اصلاح کا نفع صرف احیاء سے ہوتا ہے۔

حال۔ غرہ شعبان ۱۳۴۳ھ ۲ بجے شب کو اسکے بعد ۴ بجے اسی شب کو دو خواب دیکھے جنکو دیکھکر حسب معمول جی چاہا کہ حضرت کو کیا لکھوں مگر بار بار تقاضا ہوا قلب میں اور اس روز سے ایک خاص مسرت اور ہمت عملی بھی رفیق حال ہے لہذا حضرت کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

پہلا یہ ہے کہ احقر حاضر استانہ عالیہ ہے سخت قبض میں مبتلا ہے غمگین حجرہ میں ہے اتنے میں حضرت تشریف [illegible] خود میرے حجرہ میں آواز دیکر فرمایا کہ میرے ساتھ احقر نے جونہی آواز جان نواز سنی قبض سخت یک [illegible] دور ہو کر بیدل انبساط ہوا اور خوشی خوشی ساتھ ہو لیا سہ دری میں جہاں حضرت صاحب کا قیام [illegible]

[illegible] گئے اور [illegible]

زانو تک میرے ہاتوں میں دبا فرمایا دبا۔ احقر بہت خوشی سے تعمیل میں مصروف ہوا۔ اسکے بعد دوسرا پیر بھی دیا گیا اور اُسوقت بجیا ہنسا۔ اور خوشی کا عالم تھا آنکھ کھلی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

تحقیق۔ بشارت ہے حصول نفع باطنی کی۔

حال۔ گذشتہ رات کو خواب میں دیکھا کہ بہت آدمی یہاں جمع ہوئے اور آپ کے قدموں کو دھو کر پانی پیتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اس سے دین و دنیا دونوں جہان کا فائدہ ہوگا۔ پھر آپ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدمین مبارکین کا نمونہ ایک پتھر پر کھینچا ہوا دیکھا تھا بندہ نے آپ سے عرض کرنیکا ارادہ کیا تھا کہ حضور کے قدمین مبارکین کا نقشہ دھو کر پانی پینا مفید ہوگا یا نہیں اُسوقت نیند چھوٹ گئی۔ بندہ نور احمد نظام پوری۔

تحقیق۔ عجب نہیں یہ دوسرا نمونہ دکھلانا اشارہ اس طرف ہو کہ اول قدم اس قدم کا تبع ہے اسلئے وہ فائدہ لینے کے قابل ہے حاصل یہ کہ اتباع سنت کی برکت پر تنبیہ ہے۔

سوال۔ جناب والا کی صحبت نے اللہ کے نام کے ساتھ ایسی محبت کردی کہ اس علالت میں بھی چین نہیں آتی اور جو کبھی غفلت میں دیر ہو جاتی ہے تو برابر کوئی اذان یا نماز کی آواز سے متنبہ کردیتا ہے اس اثنا میں ایک خواب دیکھا کہ حضرت (مولانا گنگوہی) رحمۃ اللہ علیہ اور جناب والا تشریف فرما ہیں جناب کی سہ دری میں۔ جناب نے ایک لقمہ مثل چاول کے کسی شے کا میرا منہ پکڑ کر ڈالدیا میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا ارشاد فرمایا ضرور کھالو یہ تو میں ہی ہوں۔

خادم عبد المجید تھانوی از گنگوہ۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ یہ خواب مجکو آپ کو مبارک فرماوے۔

حال۔ آج شبکو میں نے ایک خواب قریب چار بجے دیکھا وہ یہ ہے کہ بندہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر موجود ہے اور فاتحہ پڑھ رہا ہے یکایک صاحب قبر تشریف لے آئے [illegible] میں نے یا خود صاحب قبر نے سلام کیا بعد جواب سلام میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان نہایت [illegible] موجود ہیں [illegible] قلب پر معاً خیال ہوا کہ یہ امام حسین علیہ السلام ہیں مجھے آتے ہی فرمایا [illegible] ہے ایک کتاب جو سامنے موجود تو ہے مگر دیکھنے میں نہیں آتی کیونکہ جزدان میں بند تھی [illegible] تعالیٰ [illegible] کا ذوق اور اسکے بعد [illegible]

سنائیں۔ بندہ نے سورۂ [illegible] کے تیسری رکوع سنانا شروع کیا اسپر نہایت پھوٹ پھوٹ کر بیقراری سے رو رہے تھے بعد ختم [illegible] قراءت کے وہ چلے انکے چلتے وقت یا تو میرے قلب پر یہ بات وارد ہوئی یا خود امام موصوف نے فرمایا کہ میرا سلام حضرت مولانا اشرف علی صاحب سے کہدو اور یہ کہو کہ آپکا بھی ذوق [illegible] ہو۔ اسکے بعد آنکھ تو نہیں کھلی اسی میں پھر دو صاحب اور موجود ہوئے جو میرے عزیزوں میں ہیں [illegible] یہ کہنے لگے کہ تمنے جو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا ہے وہ ہمیں سناؤ۔ میں نے خواب سنایا۔ جسوقت تلاوت قرآن کا ذکر آیا تو انپر بھی وجد کی کیفیت ہوئی اسکے بعد کچھ یاد نہیں کیا ہوا۔ پھر وہاں سے ہٹ کر اسی مزار پر آیا تو جزدان کے اندر وہ کتاب رکھی ہوئی تھی بندہ نے جزدان کھولکر اس کتاب کو دیکھا تو وہ مثنوی شریف مولانا روم علیہ الرحمۃ تھی پھر آنکھ کھل گئی۔ [illegible] صبح صادق کا وقت تھا۔ تعبیر کا خواستگار ہوں۔

بندہ محمد عمر۔ محلہ [illegible] حکیم متصل جلیل سعید منزل علی گڈھ۔

تحقیق۔ خواب نہایت مبارک وسراپا بشارت ہے۔

خود زیارت مقبولین کی اور مقبولین بھی کس درجہ کے پھر اُن سے مکالمہ پھر اُنکا قرآن سننا جو ایک درجہ میں شہادت ہے صحت قراءت ومقبولیت تلاوت کی پھر تعلیم طریق کی پھر واسطہ بشارت بنانا یہ سب برکات ہی برکات ہیں پھر آخر میں اس احقر کی بھی شرکت بعض برکات میں بذریعہ القاء علی السمع یا القاء علی القلب محض [illegible] فضل ہے مبارک ہو۔

سوال

گذارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ احقر نے کل رات کو یہ خواب دیکھا ہے کہ حضرت والا نے عام طور سے ایک خاص [illegible] کا حکم دیدیا ہے اسکے بعد حضرت والا نے یہ فرمایا کہ یہ حکم مجھکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیا ہے یہ بات سنکر سب مجمع والے خوش ہو کر یہ آیت پڑھتے ہوئے چلے [illegible] فانصرنا علی القوم الکافرین حضرت والا تعبیر سے مشرف فرمائیں

صبغۃ اللہ متعلم مدرسہ امداد العلوم [illegible]

الجواب۔ انشاء اللہ [illegible] بشارت ہے غلبۂ حق کی اور بشارت ہے عطاء توفیق کی [illegible] الذکر [illegible] شریعت کے خلاف نہیں۔

حال بعض اوقات کرامات امداد یہ سنتا ہوں میں۔ ذکرامات امدادیہ ختم ہوئی شب کو خواب میں حضرت حاجی صاحب کو دیکھا۔ آنکے ساتھ دو شخص اور تھے بندہ نے حاجی صاحب سے دریافت کیا کہ بندہ کس سے بیعت حاصل کرے بندہ نے دو مرتبہ دریافت کیا جواب نہ دیا تیسری مرتبہ عرض کیا۔ تو حضرت قبلہ نے بندہ کا ہاتھ پکڑ کر حضور کے ہاتھ میں دیا اور اسوقت ایک بہت لذت بندہ کو حاصل ہوئی۔ بعد میں فرمایا۔ کہ یہ لڑکا بہت نیک ہے حضور اسکی تعبیر ارشاد فرمادیں۔ حافظ عبد المجید نابینا تلمیانہ۔

تحقیق۔ تعبیر ظاہر ہے کہ انشاء اللہ دینی نفع ہوگا۔

حال شب گذشتہ کو جوش اٹھا اور مغرب اور عشاء کے درمیان تین چار ہزار اسم ذات کا ذکر کیا نیند میں ایک عجیب خواب دیکھا چونکہ آگے ایسا کبھی نہیں دیکھا ہے اسلئے عرض کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ دیکھتا ہوں کہ اس مدرسہ میں آپ آئے ہیں اور بہت رعب زدہ ہیں میں حضرت سے ملا ہوں ملتے ہی حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنے رہنے کی جگہ کو صاف کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آنیوالے ہیں اور اس شہر میں شکار کرینگے یہ یاد نہیں آتا کہ میں نے اُس جگہ کو صاف کیا یا نہیں اتنے میں دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فقط آپ ہی ہیں اُس جگہ میں آگئے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا ہوں اور قرینہ سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی سفر درپیش ہے تھوڑی دیر کیلئے اس جگہ منزل فرمائی ہے ویسے تو میرے رہنے کی جگہ ایک چودیوا کمرہ ہے مگر اُس وقت دیکھتا تھا کہ اُس کمرہ کے جنوب کی طرف سے دیوار نہیں تھی اور اُسی طرف سے سامنے ایک نیند بڑے درختوں والا سبز جنگل ہے اور ادہر اس کمرہ کی جگہ کمرہ کی کی چھت نہیں نہ کسی درخت میں ایک مچان بنا ہوا ہے جسمیں آپ کو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑا ہوا اور اپنے کو نیچے کھڑا ہوا دیکھتا تھا آپ اس مچان میں تھوڑا جھک کر رکوع کی طرح ہو کر شکار کیلئے جنگل کی طرف بندوق مارتے تھے اور جس وقت آپ کے بندوق مارنے سے دھکا اور آپ کو جنبش ہوتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دہنے پکڑ کر ہلنے سے بچاتے تھے جس وقت آپ شکار کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا تماشہ کرتے کھڑے ہوئے دیکھتے تھے اور خوش ہوتے تھے اور آپکو آفریں دیتے تھے [illegible]

[illegible]

اصدق الرؤیا حصہ دوم

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ النور بابت ماہ محرم الحرام [illegible] ہجری)

تحقیق۔ مبارک ہو آپکو بھی کہ ایسی بڑی دولت سے مشرف ہوئے جسکی تعبیر بزرگوں کے نزدیک یہ ٹھہری ہوئی ہے کہ دیکھنے والے کا انشاء اللہ ایمان پر خاتمہ ہوگا اور سب سے [illegible] باوجود میری نا اہلیت کے ایک درجہ میں امید افزا ہے کہ ساتھ بھی دیکھا جس سے امید ہے کہ بیعت و اتباع نصیب ہو۔ [illegible] شکار کو پسند فرمانا دیکھا جس سے امید ہوتی ہے کہ اصطیاد قلوب جو اس وقت ہو رہا ہے یا کسی وقت اصطیاد اجسام بھی نصیب ہو شاید مقبول ہو واللہ اعلم۔

حال: دل بندہ جب کلکتہ کاروبار پر آیا تھا اسوقت عمر قریب سولہ برس کی تھی نماز روزہ کا ابتدا ہی سے شوق تھا مرید ہونیکا ارادہ ہوا تو کلکتہ میں ایک پیر جو اپنے کو حضرت [illegible] کا خلیفہ مشہور کرتے ہیں ان سے بیعت ہو گیا تین برس ان سے بیعت رہا مگر جب ذرا ہوش ہوا کتابیں وغیرہ دیکھیں تو معلوم ہوا کہ یہ شخص پیر بننے کے قابل نہیں ہے کیونکہ وہ جاہل اور [illegible] ہے اسی سے اعتقاد جاتا رہا مگر پھر خیال ہوا کہ ایک کسی بزرگ سے بیعت ہونا چاہئے اسی خیال میں تھا کہ ایک دن اتفاقاً حاجی صاحب کے خلیفہ ...... سے جو کلکتہ میں رہتا تھا ملاقات ہوئی اسکی تو عادت ہی تھی کہ تمام حضرات دیوبند کے خلاف رسالے لکھکر تقسیم کرتا تھا مجکو بھی کچھ رسالے اس نے دئے جن میں اس نے اہل حق پر لگائے تھے پھر مجکو خیال ہوا کہ بھلا ایسے عقیدے بھی کسی مسلمان کے ہو سکتے ہیں خیال ہوا کہ جن کتابوں کا اس نے حوالہ دیا ہے انکو منگوا کر دیکھوں تو چنانچہ حضور کے کچھ رسالے و حضرات کی کتابیں منگوا کر دیکھنے سے حقیقت واضح ہو گئی کہ یہی لوگ اہل حق ہیں اگر ایسے لوگ وہابی ہیں تو ہم بھی وہابی ہیں پھر وہ کتابیں منگوا کر دیکھتا رہا اسوقت حضور سے بیعت ہونیکا ارادہ [illegible] آدمی سے پوچھا مگر سنا کہ حضرت مولانا آجکل بیعت نہیں فرماتے [illegible] پیر صاحب سے تو عقیدہ [illegible] چکا تھا اور کہیں دل جمتا نہیں تھا سوائے حضور کے مگر جناب کے متعلق سن چکا تھا کہ بیعت [illegible] اسی خیال میں چھ مہینے گزر گئے ایک رات خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا شہر ہے [illegible] سنا کہ حضرت [illegible] معظمہ سے ہندوستان تشریف لائے ہیں [illegible]

زیارت کا شوق ہوا وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ چادر تلے پر آرام فرماتے ہیں اوپر جا کر دیکھا کہ حضرت حاجی صاحب ایک پلنگ پر بیٹھے ہوئے ہیں میں نے مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ حضرت آپ کے خلیفہ فلاں نہیں تشریف لائے انکا نام لیا جن سے میں مرید تھا حاجی صاحب نے فرمایا کہ نہیں میرے خلیفے مولوی اشرف علی صاحب ابھی نہیں آنا چاہتے ہیں میں نے تین دفعہ ان کے متعلق سوال کیا مگر یہی جواب ملا پھر حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ پانی نہیں تیمم جائز ہے اسکے بعد ایک سفید کاغذ لیکر اسپر لکھدیا کہ ہر روز اسم ذات لسانی کیا کرو خواب دیکھکر خیال ہوا جو کچھ ہو درخواست کرو چنانچہ خواب اور بیعت کی درخواست لکھکر خدمت میں روانہ کی تھی الی آخر المکتوب۔ بشیر الدین صاحب بلوار کھلنا۔

تحقیق۔ سب ظاہر ہے حاجت تاویل نہیں۔

حال۔ آج کئی دن گذرے کمترین نے ایک خواب حضور کے متعلق دیکھا تھا لیکن فوراً بوجہ مشغولیت امتحان کے اطلاع نہ دے سکا اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص رات کو مجھے کہرہا ہے کہ مولانا کا انتقال ہوگیا ہے اور ہمارے ملنے والا ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور یہ کہہ رہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دینے کے لئے جا رہا ہوں اب وہ شخص گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف پر جا کر آواز دی کہ مولانا کا انتقال ہوگیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خبر سنکر فوراً قبر مبارک سے اٹھے اور آپ کے جنازہ کے لئے چلے ہی تھے کہ مضمون تمام ہوا۔ محمود حسین از مدرسہ شاہی مراد آباد

تحقیق۔ خواب کی اجمالی تعبیر یہ ہے ؎

کشتۂ عشق دارد نگذارد بدینسان ۔۔۔ بحیات گرنیائی بجنازہ خواہی آمد

یعنی جنازہ پر تشریف آوری تو اس سے بڑھکر عنایت ہے جو اصل شعر میں مذکور ہے۔

(۴۰ **مضمون**) جناباً آج چند دن ہوئے کہ اس خاکسار نے جناب اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ آپ گویا ایک نہر کے کنارے سے جا رہے تھے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جناب کی صورت کے مشابہ ہیں واللہ اعلم میں فوراً قدموں میں گر گیا اور عرض کیا کہ آپ تشریف لیجا رہے ہیں میرا کیا حال ہوگا۔ آپ نے جواب یہ عطا فرمایا کہ تجھے اجازت ہے کہ ہر روز عصر کے بعد میرے روضہ کی سیر کر یا زیارت کر سیر و زیارت میں شبہ ہوگیا بس فوراً آنکھ کھل گئی۔ اور یہ خیال ہوا کہ شاید مراد آپ کی لفظ زیارت یا سیر سے روضہ کی نہ ہو دل میں خلجان ہے کہ شاید کچھ اور مراد ہو اس وجہ سے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ

اسکا کیا مطلب ہے بیان فرما دیں تاکہ تشفی حاصل ہو۔

جواب - بہت مناسب تعبیر ہے۔ مگر درود کے ساتھ اتباع اور ملا لیا جاوے۔

(۲۳۲ مضمون) میرے ایک عزیز محترم ذاکر و شاغل و خیر رئیس قصبہ لاہرپور نے کہ جو ہمارے طبقہ علماء کے مخالف نہیں ہیں اور مولوی ...... کے فرقہ سے موافق نہیں ہیں جناب والا کو عالم رؤیا میں ایک بڑے مکان میں بمقام ضلع سیتاپور جہاں حضور سرور دو عالم جلوہ افروز ہیں اُس مجلس کا مہتمم دیکھا بایں طور کہ حضور فخر عالم ایک بڑے عالیشان مکان میں بمقام سیتاپور رونق بخش ہیں۔ اور آپ صدر دروازہ مکان مذکور پر مہتممانہ کھڑے ہوئے ہیں جو زائرین حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرکے واپس آتے ہیں آپ اُن کے ہاتھ پانی میں دھلواتے ہیں آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جن ہاتھوں نے حضور سرور عالم کے ہاتھوں کو مس کیا ہے میں خوف کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ ظاہری و معنوی نجاست میں آلودہ نہ ہو جائے۔ خواب دیکھنے والے موصوف اُس روز سے گیارہ سو بار درود شریف بعد نماز مغرب خود پڑھتے ہیں یا کسی معتبر و دیانت دار سے پڑھواتے ہیں میں جناب والا کو اس رؤیا کی مبارکباد عرض کرتا ہوں اور مفصل تعبیر دریافت کرتا ہوں۔ قاضی بشیر الدین صاحب از لکھنؤ۔

جواب - اجمالاً تو مبارک ہو تم کو یا بکار رائی اور مری لہ دونوں کے لئے ظاہر ہے ایک کھلی علامت تو جناب رائی کیلئے کھلی ہوئی یہ ہوئی کہ گیارہ سو بار روزانہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی دولت عطا ہوئی جس پر میں مبارکباد دیتا ہوں اور دوسری برکات آجلہ انشاء اللہ تعالیٰ اور عطا ہوں گی۔ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اب باری ہے مری لہ کی۔ اللہ تعالیٰ اُسکو بھی ایک شمہ اُن برکات کا کہ مقدمہ اُن سب کا محبت و اتباع ہے نصیب فرماوے اور تفصیلاً تعبیر موقوف ہے۔ مہارت فی ہذا الفن پر جس کا میں فاقد ہوں۔ تاہم بے تکلف جو کچھ ذہن میں آیا عرض کرتا ہوں خواب میں خاص مناسبات سے معانی بشکل صور متمثل ہو جاتے ہیں اور حقیقت تعبیر کی ان ہی مناسبات کا سمجھنا ہے سو ظن غالب معنی اس صورت کے یہ ہیں۔ کہ میرے قلب میں اس کا اہتمام پیدا کیا گیا ہے اور ممکن ہے کہ اور مزید اہتمام ہو کہ سرکار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والوں کو (کہ اس مفہوم کے مصداق سب ہی مسلمان ہیں) ہر قسم کی مخالفات سے (کہ قاذورات ظاہرہ و باطنہ ہیں) بچاؤں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کی توفیق تفرد کے ایک خاص پیمانہ پر جو اس ناکارہ کو عطا کی گئی ہے اُس کا شکر بجیہت: ادا نہیں ہو سکتا۔ آپ سے اور اُن بزرگ سے بھی

ہوئے معلوم ہوئے اور یہ معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ ہیں تب میں نے اس علم پر صلوۃ وسلام اس طرح الصلوۃ والسلام علی رسول اللہ والصلوۃ والسلام علی نبی اللہ خطاب ضمیر کو مظہر کر کے پڑھنا شروع کیا یہ پڑھتے پڑھتے فوراً آنکھ کھل گئی معلوم ہونے پر علیک نہیں کہا فقط اسلام واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب۔ حررہ نذیر احمد کیرانوی مقیم خانقاہ جہانپور وارد حال در خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ۲۸ جمادی الاولی ۱۳۴۶ھ

مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۲۷ء یوم الخمیس

خواب۔ حضرت مرشدنا مولانا مدظلہم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مورد الفرجی فی مولد البرزخی حضرت کا وعظ جو جامع الحکم ہے پڑھا اور بعض مباحث کئی کئی مرتبہ پڑھے اس اثنا میں کئی روز لگے اک نعمت جو اس وعظ شریف کی برکت سے نصیب ہوئی یہ ہے کہ نوافل جو میں نے معمول کر رکھے تھے کچھ دنوں سے چھوٹ رہے تھے وہ پھر پابندی سے شروع ہو گئے دوسری نعمت خواب میں حضرات صحابہ کی جنمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے زیارت نصیب ہوئی اور اس مجمع میں آپ بھی ہیں الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ تیسری نعمت۔ آپ وعظ فرما رہے ہیں اور اک بہت بڑا مجمع ہے اور احقر کے قریب ہی حضرت مولانا دیوبندی رح تشریف فرما ہیں اور حسب عادت نہایت خلق ومحبت سے میرے زانو بہ زانو ہیں اور فرماتے ہیں کہ سنو۔ میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اللہ اکبر یہ تو تازہ ہیں اور گویا یہ سب دیوبند کے اندر ہو رہا ہے اور اک خاص نور ہے جو آپ کے چہرہ اور جسم پر وعظ فرماتے وقت ہے اور سارا مجمع اور حضرت دیوبندی اور احقر بھی بہت غور سے اور محبت سے آپکو دیکھ رہے ہیں صبح صادق کے قبل آنکھ کھل گئی۔ تحدیثاً للنعمۃ حضور کو لکھا ہے حضرت احقر کیلئے دعا فرماویں۔ (فضل احمد ہمیرمولوی مکان عبد الرحمن والا محلہ افغانان علیگڈھ)

۱۶

خواب۔ ۱۵ شعبان کو اور اس سے ایک شب پہلے یا بعد کو دوران ذکر میں ایسا معلوم ہوا کہ تھانہ بھون خانقاہ امدادیہ کی مسجد پیش نظر ہے منبر پر ایک مقدس بزرگ تشریف رکھتے ہیں جسکی نسبت خیال ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آنحضرت سے قریب ہی اسی جگہ داہنی طرف جناب مولانا مدظلہ (یعنی جناب) کھڑے ہیں معلوم نہیں کہ خطبہ کی تیاری ہے یا کیا دونوں مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بھی پیش نظر ہو مگر حلیہ مبارک نہیں بتا سکتا صرف اتنا یاد ہے کہ ریش مبارک سیاہ تھی اور خدا یہ مبارک یہ ... قدرے کم تھی نسبت رخ انور مبارک چہرہ مبارک بہت زیادہ تاباں

اصدق الرؤیا حصّہ دوم

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ النور بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۵ ہجری)

رنگ مبارک گندمی۔ حضرت والا کی نسبت یہ خیال ہے کہ بہت زیادہ سفید لمبا کرتہ پہنے ہوئے تھے اور چہرہ حسنہ کا بھی چمکتا تھا۔

اسوقت ذکر کے دوران میں آنکھیں بند تھیں مگر حالت بیداری تھی میں نہیں عرض کرسکتا کہ میرے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد مبارک آئی اور اس نے یہ صورت پیش کردی یا کیا ہوا۔

خادم محمد نجم احسن وکیل پرتاب گڈھ اودھ۔

جواب۔ جو کچھ بھی ہو مبارک ہی مبارک ہے اللہ تعالیٰ اس ناکارہ کیلئے بھی مبارک فرمادے ۲۸ رمضان ۱۳۴۶ھ

(اس کے بعد ان ہی صاحب کا ایک دوسرا خط آیا جو ذیل میں مع جواب منقول ہے)

خواب۔ سولہوی شب کو دوران ذکر میں پھر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا بعینہ وہی کیفیت نظر آئی تھی کہ مسجد ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے ہیں اور آپ داہنی جانب حضور سے بالکل قریب استادہ ہیں چہرہ مبارک حضور کا اب کے اتنا صاف نظر نہیں آیا اور نہ آپکا دیدار اتنا صاف ہوا ہے کہ یہ مزید احساس پیدا ہوا کہ بائیں جانب حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ نور محمد صاحب جھنجانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف رکھتے ہیں مگر ان دونوں حضرات کی طرف میری نظر اتنی زیادہ نہیں گئی۔ خادم محمد نجم احسن وکیل پرتاب گڈھ اودھ۔

جواب۔ اسکا بھی وہی جواب ہے جو اسکا عرض کیا گیا تھا۔ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ

خواب منشی محمد عمر صاحب دہلوی مقیم بمبئی (خادم حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

خواب۔ ایک بہت بڑا وسیع میدان ہے اور بیچ میں ایک کھنبا (ستون) گڑا ہے اس صورت کا سب سے نیچے کے زال شیشہ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا نام نامی درج تھا۔ اس سے اوپر والے میں حضرت گنگوہی رحمۃ کا۔ اور اس سے اوپر والے میں حضرت مولانا تھانوی کا اور سب سے اوپر والے میں حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ کا نام لکھا تھا۔ جب میں نے وہاں کے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضرت مولانا سہارنپوری سب کے بعد میں آئے انکا نام اوپر کیوں رکھا۔ وہ حضرت مولانا تھانوی ابھی تک تشریف بھی نہیں لائے

تمنے انکا نام بھی لکھ دیا... جواب دیا کہ مولانا تھانوی جب تشریف لائیں گے۔ تو اسی جگہ پر قیام ہوگا۔ تو میں نے پھر کہا کہ مولانا خلیل احمد کا نام اوپر کیوں رکھا ہے۔ تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ جتنے بھی اور آتے جائیں گے ان سب کے ... مولوی خلیل احمد کا چڑھتا جائیگا۔ یہ خواب ذی الحجہ میں دیکھا تھا۔

جواب۔ اولاً مجھے تعبیر میں بالخصوص ایسے غامض خواب کی تعبیر میں مجھکو مہارت نہیں بہتر ہے کہ مولانا محمد یحییٰ صاحب ... ریاست بھوپال سے دریافت کیا جاوے کہ انکو اسمیں مہارت تامہ ہے

۲۸ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ

ضمیمہ جواب بالا

اس جواب مذکور کی تحریر کے بعد میرے ایک عزیز نے تعبیر کے اشتیاق میں قاضی صاحب کی خدمت میں بذریعہ خط خواب کی اطلاع دینے کی مجھسے اجازت لی چنانچہ قاضی صاحب کی خدمت میں خواب مع امور ذیل قابل استفسار لکھا گیا انھوں نے جو تعبیر لکھی وہ بعد امور قابل استفسار ذیل میں درج ہے۔

امور قابل استفسار

(۱) اس ترتیب خاص کی بنا کیا ہے۔ صاحب خواب کو ترتیب وفات کو بنا سمجھا اسی لئے سوال کیا اور اسی بنا پر غیریت کے داخل ہونیکی بنا پوچھی۔

(۲) شیشہ کے شریح پر نیچے کیا معنی۔

(۳) اسکے کیا معنی کہ جتنے آئیں گے مولانا خلیل احمد صاحب کا نام چڑھتا جائیگا ۱ھ۔

تعبیر از قاضی صاحب۔ جن حضرات کے نام تحریر میں آئے تعبیر میں بھی وہی مراد ہوں یا مولوی خلیل احمد کے نام کے اوپر ہونے سے مرتبہ اعلیٰ اور حضرات مندرجہ تحتانی کا ان سے ادنیٰ ہونا مقصود ہو نہیں معلوم ہوتا۔ علیٰ ہذا جو امور قابل استفسار لکھے ہیں انکو قابل استفسار قرار دیا جائے کچھ ضرورت نہیں بلکہ کسی دختر کے رشتہ کا معاملہ شاید درپیش ہو جسکے کنبہ والے بزرگوں سے لگاؤ رکھنے والے ہوں گے (عام اس سے کہ وہ انہیں حضرات مندرجہ کے متوسل ہوں یا ان میں بعض ہوں یا ... ہوں) رشتہ کے سلسلہ میں امور قابل لحاظ شاید نظر انداز ہو رہے ہوں اور جن امور کو ... سمجھا گیا ہو انکو پابندی شرعی کے تحت میں دختر والے سمجھتے ہوں لیکن

۱۸

ان امور پر اصرار دفتر والوں کا ضروری نہیں معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم الداعی بالخیر محمد یحییٰ عفی عنہ ۸ صفر ۲۴ھ
مگر چونکہ یہ تعبیر یہاں کسی کی سمجھ میں نہیں آئی احباب کی درخواست پر میں نے بھی کچھ لکھ دیا اسکی
نقل ذیل میں درج ہے وھو ھذا احقر اشرف علی عفی عنہ کے خیال میں جو تعبیر آئی وہ معروض ہے۔
مگر اس تعبیر میں اپنے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہتا وہ خود میرے سمجھنے کی بات ہے۔ رائی چونکہ مولانا
سہارنپوری کے سلسلہ میں ہیں انکو صرف اسی سلسلہ کی ترتیب کے معنی دکھلانا مقصود ہے
ورنہ سلسلہ امدادیہ کے دوسرے حضرات بھی دکھلائے جاتے اور احقر کا تعلق بیعت چونکہ براہ
راست حضرت حاجی صاحب قدس سرہ سے ہے اسلئے مولانا گنگوہی رح و مولانا سہارنپوری رح سے
کے درمیان نظر آنا ترتیب مذکور کی بنا پر نہیں بلکہ صرف حاجی صاحب رح کے ساتھ ترتیب دکھلانا
مگر چونکہ احقر مولانا گنگوہی کے بعد زندہ ہے اسلئے مولانا کے بعد نظر آیا پس احقر کے استثناء کے بعد
اس ترتیب کے معنی یہ معلوم ہوتے ہیں کہ حضرت حاجی صاحب کی وفات کے بعد مولانا گنگوہی رح
اعمال صلاح امت میں مشغول رہے تو مولانا کی عمر کا خاص وہ حصہ جو حضرت حاجی صاحب
کی وفات اور مولانا کی وفات کے درمیان ہے اعمال سے معمور ہے اور یہ حصہ مذکورہ حاجی صاحب
کے ان اعمال سے خالی ہے اس اعتبار خاص سے من وجہ مولانا کو حاجی صاحب پر فضیلت
و فوقیت ہو سکتی ہے جیسا حدیث میں اسکی تصریح ہے۔ کہ دو شخص ساتھ اسلام لائے تھے اور
ایک ان میں سے شہید ہو گیا۔ دوسرا ایک ہفتہ کے بعد فراش پر مر گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
صرف اس ہفتہ کے اعمال کی بنا پر دوسرے کو پہلے سے افضل فرمایا خواہ شہادت کے سبب
من وجہ پہلے کو فضیلت ہو اسی طرح یہاں بھی ممکن ہے کہ کسی خاص وجہ سے یا حصہ مشترکہ
عمر کے اعمال سے یا اصالت کی وجہ سے حضرت حاجی صاحب کو مولانا پر فوقیت ہو مگر صرف
حصہ مذکورہ کے اعمال کی فوقیت دکھلانے میں رائی کی خصوصیت حالت کے اقتضاء سے
شاید یہ حکمت ہو کہ رائی کی رغبت اعمال صالحہ میں بڑھ جاوے۔ پھر اسی طرح حضرت مولانا
گنگوہی کی وفات اور مولانا سہارنپوری کی وفات کے درمیان جو وقت ہے۔ وہ مولانا
سہارنپوری کے اعمال مذکورہ سے معمور اور مولانا گنگوہی کے اعمال مذکورہ سے خالی ہے۔ اس
اعتبار خاص سے مولانا سہارنپوری کو مولانا گنگوہی پر فضیلت ہو سکتی ہے۔ گو کسی دوسری

19

وجہ سے یا اس کے حصہ مختصر کے اعمال سے یا اصالت کی وجہ سے مولانا گنگوہی یا مولانا سہارنپوری
پر فوقیت ہو اور حکمت صرف یہ ہو کہ ان کمال کی قوم نہ دیکھ لائیں یعنی جو [illegible]
ہو گی اس سلسلہ کی ترتیب ختم ہو گئی آگے ہو دیکھا کہ حقہ اور آگے جائیں گے ان صاحب مولانا
سہارنپوری کا نام جو لکھا جائے گا ان آنے والوں پر بالترتیب مقام یہ ظاہر ہو گا کہ وہ آنے والے
مولانا سہارنپوری کے سلسلہ بیعت میں ہوں گے یعنی مولانا ممدوح سے بیعت شدہ ہوں جیسا پہلے
سے یہی ترتیب چلی آ رہی ہے اور مولانا کا نام ان سے اوپر پڑھا صاحب [illegible]
غالباً اشارہ اس طرف ہو کہ ان صاحبوں سے اعمال مذکورہ مطلقاً فاضلہ کی درجہ کے [illegible]
واقع ہوئے ہوں یا آگے بھی ہونے والے ہوں مولانا ان اعمال کے اس درجہ میں ان سے فائق
رہیں ورنہ وہ حضرات بقاعدہ سابقہ مولانا سے اوپر ہوتے مگر اب مولانا ہی ان سے اوپر رہیں گے
واللہ اعلم اور شیشہ کا خالی کا شرع ہونا اشارہ معلوم ہوتا ہے حضرت حاجی صاحب کی نسبت
عشقیہ کے غلبہ کی طرف جیسا اہل مشاہدہ سے مخفی نہیں هذا ما عندی و لعل عند غیری
احسن من هذا فقط ۔ ۱۱ر صفر ۱۳۴[illegible]ھ

۲۰

تتمہ جواب بالا قاضی صاحب موصوف جو ار صفر کو اس غرض سے ارسال فرمایا کہ مستفسر
کو پہونچا دیا جاوے وہی هذا: اس تعبیر میں ایک بات لکھنی رہ گئی کہ مولوی خلیل احمد صاحب
کے نام کے اوپر لکھنے کو اعلیٰ مرتبہ خیال کرنے کی یہ بات خلاف ہے کہ شجرہ کی جو نیچے ہوتی ہے اوپر
اوپر پہونچ کر کمال سمجھنا چاہئے جس کا درجہ آخر ہے اور جس کا درجہ پہونچا کمال سے پہلے ہے اگر ترتیب مراد ہو تو
وہ بھی اسی طرح سمجھی جاوے فقط ۔ **نوٹ** ۔ مگر اس توجیہ پر مولانا کا نام اوپر رہتا چلا جانا محل اشکال
ہے کیونکہ اس سے تابع کا کامل ہونا لازم آتا ہے وهذا اختلف ۱۲

خواب ۔ خادم نے حضور اقدس صلعم کو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے جس میں اکثر
اپنے پیر بھائی ہیں مجھ کو جلسہ میں سب کے پیچھے جگہ ملی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی میں تقریر فرما رہے
ہیں جو مطلق سنائی نہیں دیتی اخیر میں آپ کے اسقدر سنائی دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں بھی حق تعالیٰ سے مثل قرآن شریف یا رب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا
کے تم کو شکایت کرونگا کہ میری امت نے میری سنت کو ترک کر دیا اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا

اصدق الرؤیا حصّہ دوم

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ النور بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۵ سنہ ہجری)

جب حضور صلعم کی تقریر ختم ہو چکی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میری حالت نہایت خراب ہے للہ کچھ مجھکو بھی فرمائیے فرمایا کہ تم دعائیں کیا پڑھا کرتے ہو میں نے عرض کیا اللھم انت السلام الخ فرمایا اور میں نے عرض کیا اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ الخ فرمایا اور تب عرض کیا اللھم رب اجعلنا مقیم الصلوٰۃ و من ذریتنا اسکو میں مکرر سکرر پڑھ رہا ہوں مگر صحیح نہیں پڑھ سکا جب یہ پڑھ چکی تو فرمایا اور عرض کیا اللھم اعوذ بک من عذاب جھنم و اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال الخ فرمایا یہ صحیح حدیث نہیں جسوقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کر رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا حضور والا کی شبیہ ہے پھر جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تمہاری دعا مقبول جو مولانا اشرف علی صاحب نے لکھی ہے (یاد نہیں کہ مولانا کا لفظ بھی فرمایا یا نہیں) وہ پڑھا کرو اسکے بعد بیدار ہو گیا اپنے آپ کو بہت بشاش پایا جب نماز با جماعت ملنے لگی اگر اتفاقی کچھ کاہلی بھی ہوئی تو کوئی نہ کوئی سبب ایسا ہوا کہ فوراً اٹھنا پڑا مثلاً پیشاب کا تقاضہ ہوا یا بچوں کے اٹھنے سے آنکھ کھلی۔

نوٹ (رسالہ ہذا کے موضوع پر نظر کر کے مقصود اسی خواب کا نقل کرنا ہے لیکن بہ تناسب تقارب استطراداً ذیل کا خواب بھی نقل کیا جاتا ہے)۔

خواب دوسرے دن دیکھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مع حضرات صحابہ رض کے رونق افروز ہیں صحابہ رض سے ارشاد فرمایا کہ کوئی ہے جو میرے دشمن مقبل کا سر کاٹکر پیش کرے صحابہ رض میں سے ایک صحابی اٹھے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میں اس کام کو انجام دونگا فرمایا جاؤ فی امان اللہ اسیر وہ صحابی تشریف لیگئے میں بہت خوف زدہ ہو رہا ہوں کہ ایسا نہ ہو حضور صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کا حکم نہ فرمادیں اور میں تعمیل نہ کر سکوں تو کہیں کا نہیں رہونگا رو رو کر خواب میں دعا مانگی یا اللہ آپ مجھکو اسلام کے سخت سے سخت وقت جان مال سے ثابت قدم رکھیو اسکے بعد وہی صحابی رض خالی ہاتھ اس جلسہ میں تشریف لائے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا خالی ہاتھ کیسے آئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے یہ سنا تھا کہ کسی دشمن نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا ہے حضور کا چہرہ انور خون آلودہ

ہوگیا ہے میں یہ سنکر پریشان ہوگیا فرمایا ہیں آپ تو قتیلِ ... شہید نہیں ہونگا خدا تعالیٰ میرا محافظ ہے جاؤ اس کے بعد آنکھ کھل گئی اس عریضہ سے یہ غرض ہے کہ ان خوابوں کی کیا تعبیر ہے اس خواب سے کچھ خلجان میں ہے کیونکہ جہاد سے ہراساں ہوں۔ دعا کا طالب ہوں فقط۔ عزیز الرحمٰن انبہوی۔

جواب۔ دونوں خواب نہایت مبارک ورتا ہر لا جزا ہیں صرف دو جزو قابل غور ہیں لیکن ایک سہل ہے کہ حدیث صحیحین کی صحت کی نفی فرمائی گئی تو جیہ اسکی یہ ہوسکتی ہے کہ مراد یہ ہے کہ صرف یہی حدیث صحیح نہیں کہ اختیار کے لئے اسکو خاص کیا گیا اور حدیثیں بھی قابل اختیار کرنے کے ہیں چنانچہ مناجات مقبول کے متعلق مشورہ ارشاد فرمانا جس میں وہ حدیث بھی ہے اسکا قرینہ ہے دوسرے جزو میں غموض ہے یعنی لفظ مقل کے مفہوم کا مصداق کون ہے سو میرے ذوق میں مراد اس سے کوئی ایسا کافر ہے جسکو ظاہر میں لوگ دنیا سے کم تعلق رکھنے والا سمجھتے ہیں اسلئے اس لفظ سے اسکو تعبیر کرکے اسکا عدو ہونا ظاہر فرمادیا۔ باقی جہاد سے ہراس وہ امر طبعی ہے جو مذموم نہیں خصوص جبکہ اسکی ساتھ ہی محتمل کوتاہی پر اندیشہ ضرر دین کا بھی ہو کہ یہ اندیشہ عین دین ہے۔ ۱۰ رشعبان ۱۳۴۷ھ

خواب۔ تین چار روز ہوئے احقر کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت گنگوہی اور حضرت والا تینوں حضرات ہمارے مکان میں بیٹھے ہیں اور کچھ مشورہ فرمارہے ہیں۔ محمد شفیع۔ ۱۵ رمضان ۱۳۴۷ھ

خواب۔ ایک روز والد صاحب مرحوم کو خواب میں دیکھا احقر نے دریافت کیا کہ یہ بتلاؤ کہ دنیا میں کون بڑے ہیں جو قابل اتباع ہوں تو انہوں نے سوچ کر یہ فرمایا کہ مولانا تھانوی۔ دوبارہ مجھسے استفسار فرمایا کہ میں نے ٹھیک کہا یا کہ مولانا ... کسی بزرگ ستودہ صفات نیک ذات کا نام لیں میں نے کہا کہ نہیں تم نے پہلی مرتبہ ٹھیک کہ مولانا تھانوی سب سے بڑے ہیں (آگے کا خواب نقل کرکے لکھا ہے کہ) اسکے بعد یا کچھ قبل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا ہوں میرے ساتھ ایک طالب علم ہے جو میرے پاس دورہ میں شریک تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے دریافت کیا (یہ سب گفتگو عربی میں ہوئی اور کچھ الفاظ فارسی کے تھے) کہ حضور احقر گلاوٹھی میں مقیم ہے اور وہاں کے مدرسہ میں مدرس ہے اپنی اہلیہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کھانا پکاتے ہوئے دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے متعلق یہ کہا کہ تم اسکے گھر مت جانا ان صاحب نے مجھسے دریافت کیا تھا

ذکر کیا ... دراد ہیں میں نے عرض کردیے تھے اور یہ بھی عرض کردیا تھا کہ مولانا تھانوی سے رجوع کیا ہے
... نے یہ فرمایا تھا کہ تم کو بھی ایک شغل بتادونگا اسکو بھی کرلیا کرنا) تو حضور صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرماکر مجکو منع کیا کہ وہاں نہ جانا۔ اھ (قلت وعدم نہیہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الرجوع
الی من ذکر الرجوع الیہ دلیل علی کون ھذا الرجوع مرضیا لہ صلے اللہ علیہ وسلم واللہ اعلم)

الکاتب بشیر احمد مدرس مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی ضلع بلندشہر

خواب ۔ دہلی سے برخواری ...... خاتون سلمہا کا کارڈ بھی بریکٹ نام آیا جسمیں برخوارداری نے
اپنا ایک خواب درج کرکے درخواست کی ہے کہ حضرت والا کی خدمت مبارک میں عرض کرکے تعبیر
منگوادو۔ لہذا ذیل میں بھی نقل کیجاتی ہے۔ وھوھذا۔ ایک جنگل ہے اسمیں میں ہوں ایک تخت ہے
کچھ اونچا سا اسپر زینہ ہے ایک میں اور دو تین آدمی ہیں ہم سب کھڑے ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلعم کے
انتظار میں۔ اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی تھوڑی دیر میں حضرت صلعم تشریف لائے اور زینہ
پر چڑھکر میرے سے بغلگیر ہوئے اور مجکو خوب زور سے بھیدیا جس سے سارا تخت ہل گیا۔ حضرت کو
دیکھ پل صراط پر چلنے کی عادت ڈالتا ہوں صورت شکل بالکل مولانا اشرف علی صاحب کیسی ہے
اتنے میں آنکھ کھلگئی۔ رشید احمد از کچامن مارواڑ راجپوتانہ۔ ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۷ھ

خواب ۔ راقمہ ام رشیدہ۔ میں نے پرسوں رات کو ایک خواب دیکھا ایک شخص میرے پاس
آتے ہیں اور نہ معلوم میں نے خود یا کسی نے مجھسے کہا کہ حضرت مقبول خدا ہیں ان کے ہاتھ میں کوئی
چیز ہے زیادہ یاد یہ پڑتا ہے کہ گلگلے ہیں۔ مجھسے کہتے ہیں کہ لے مولانا اشرف علی صاحب کھالیں گے
تب مجکو یہ بات یاد ہے کہ اس طرح کہا۔ ۱۸ صفر سنہ ۱۳۴۶ھ

خواب ۔ یہ خواب نظر آیا کہ ایک اونچی کرسی کی مسجد ہے اور جمعہ کی نماز کیلئے صف بندی ہورہی
ہے اور احقر صحن مسجد میں ہے کسی شخص نے کہا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم احقر کے بائیں جانب تھے احقر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا اور احقر نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنا رومال بچھادیا۔ اتنے ہی میں صحن مسجد میں دو شخصوں میں کچھ جھگڑا
ہوگیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ ہوگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس
مبارک سب سفید تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک احقر کو یاد نہ رہا۔ اور اس مسجد

میں حضرت والا نماز جمعہ یعنی آپ پڑھا رہے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا تھا۔ اس خواب کی وجہ سے دن کو ایک قسم کی خوشی ایسی معلوم ہوئی کہ جسکے اظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا جو تحریر کروں۔ شہاب الدین کشمیری گیٹ دہلی

خواب۔ دیکھتا ہوں کہ ایک جلسہ ہوا اسکے صدر سردار دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جلسہ ختم ہونیکے بعد لوگ قسم قسم کے مسئلے دریافت کرنے لگے عندالفرصۃ بندہ بھی جا کے یہ بات دریافت کی کہ حضرت حکیم الامۃ صاحب تھانوی اور مولانا ابوبکر صاحب پھرپھردی کیسے ہیں اور جو کچھ فرماتے ہیں حسب شریعت ہے یا نہیں؟ جواب میں فرمایا دونوں نہایت نیک آدمی ہیں اور جو کچھ لکھتے ہیں اور بولتے ہیں بالکل حق ہے۔　امیر حسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

خواب۔ عرض حال یہ ہے کہ جس سال فقیر دورہ میں شریک تھا اس سال ایک رات جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ بھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضور والا نے ایک لوٹے میں پانی بھر کے فقیر کے ہاتھ میں دیا اور یہ فرمایا کہ سعید تم یہ لوٹا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کے واسطے دے آؤ میں جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو لوٹا دینے گیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یہ کہکر فرمایا کہ یہ لوٹا ابھی رکھ دو چلو ابھی یہ جو چلتی ہوئی نہر ہے اسمیں وضو کریں وضو کر کے آپ نے مجھکو کچھ آٹا اور خمیر دیا کہ وہ میں ازواج مطہرات میں تقسیم کر دوں،

خواب چونکہ بہت طویل ہے اس لئے مقصود ظاہر کرتا ہوں یعنی احقر نے حضور والا کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے ہوئے دیکھکر احقر نے خواب ہی خواب میں یہ ارادہ کر لیا کہ فقیر بھی اپنے آپ کو حضور والا کا خادم بنا دوں چونکہ خواب مذکور کے وقوع کو ایک سال کے قریب ہو گیا اس لئے فقیر کو یہ بات اچھی طرح یاد نہیں ہے کہ شاید جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فقیر کو حضور کیطرف اشارہ فرمایا تھا کہ ان کا خادم بنجا یعنی ان سے اپنے امراض کی اصلاح کر چونکہ یہ بات مجھکو دیر ہو جانے کی وجہ سے اچھی طرح یاد نہیں ہے اس لئے میں نے لفظ شاید عرض خدمت کیا واللہ اعلم۔ سعید الرحمٰن چاٹگامی

خواب۔ میں بعد تناول سحری آرام کر رہا تھا خواب میں دیکھتا ہوں کہ جناب والا مع چند مریدوں کے حلقہ میں بیٹھے فرما رہے ہیں۔ اتنے میں میں بھی وہاں پہونچ گیا مجھے دیکھتے ہی جناب ایک طرف روانہ ہو گئے

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴

کے مزار شریف پر پہونچ گئے ہیں ہم دونوں کے اس جانے سے متبرک میں پہونچنے کے ساتھ ہی مزار شریف وسط سے شق ہو گیا اور ہم دونوں دیدار نبوی سے مالامال ہو گئے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم دونوں کی طرف دیکھکر تبسم فرما ہوئے اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ محمد محسن الدین مدرسہ سید پور دار العلوم روح الاسلام پوسٹ سید پور ضلع رنگپور۔

خواب ۔ ۱ گذارش آنکہ میں نے خواب میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور وہ اس طریقہ سے دیکھا ہے کہ ایک باغ ہے جو کہ سوکھا ہوا ہے اور اس کنویں میں پانی بھی نہیں ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ باغ بھی سرسبز ہو گیا اور کنویں میں بھی پانی آگیا آپ کیلئے ایک شخص نے کمبل بچھایا تو آپ اسپر بیٹھ گئے پھر آپ سے میں نے مصافحہ کیا تو آپ نے مصافحہ کر لیا زبان مبارک سے کچھ نہیں فرمایا۔

۲ کچھ دنوں کے بعد پھر زیارت نصیب ہوئی ایک دریا ہے جسکے پاس کو نالیاں پانی کی جاری ہیں آپ ان دونوں کے درمیان میں تشریف رکھتے ہیں میں نے پھر مصافحہ کیا آپ نے زبان مبارک سے کچھ نہیں فرمایا

۳ پھر چند دنوں کے بعد زیارت نصیب ہوئی اس میں بھی میں نے مصافحہ کیا اور تینوں خواب میں میں نے حضور کو آپکی شکل میں دیکھا اور پھر میں اور آدمیوں سے کہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔ ملا جیون طالب علم مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون

خواب ۔ اس خادمہ نے ایک خواب دیکھا ہے تحریر کرا کر ارسال خدمت ہے وہ یہ ہے کہ ایک بہت ہی بڑا میدان ہے جسمیں آدمی بیشمار ہیں مرد و عورت سب گڈمڈ ہیں اور حافظ جی (یعنی شوہر) میرے ساتھ ہیں میں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑ لو کہیں ہم رل نہ جاویں برقعہ اوڑھ رہی ہوں اور کسی عورت کے پاس برقعہ نہیں ہے حافظ جی نے برقعے سمیت مجھکو پکڑ لیا تو اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ اس میدان کے بیچ میں ایک بہت بڑی اونچی چیز مانند کرسی اونچی ہوئی بھی ہے جسپر آنحضرت والا کھڑے ہیں اور ہمکو دیکھکر آواز دیکر دیگر لوگوں سے فرماتے ہیں کہ سب صاحب راستہ چھوڑ دو حضرت کے فرمانے سے سب لوگ ایکدم ایک ایک طرف ہو گئے اور بیچ میں راستہ ہو گیا پھر ہم خوشی خوشی حضرت کی کرسی کے پاس پہونچ گئے تو آنجناب نے فرمایا کہ بھائی تم آگئے دیکھو ادھر قریب ہی مکان ہے

تمہیں تمہاری آپائیں (یعنی دونوں پیرانیاں) ہیں آئیں چلو تو حافظ جی اسی مکان میں لیکر گئے تو مکان کا بہت چھوٹا دروازہ ہے اور اندر بہت عالیشان ہے قالین سے بھی زیادہ خوشنما فرش اور عجیب قسم کا سجایا ہوا ہے اور جگہ جگہ گاؤ تکیہ لگے ہوئے ہیں تو تمہیں پاجی صاحبہ (بڑی پیرانی) اور آپا صاحبہ (چھوٹی پیرانی) گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی ہیں بہت خوش ہو ہو کر مل رہی ہوں پھر آنجناب خود تشریف لائے اور دروازہ پر اول چک لٹکائی پھر کمبل پھر چادر اور فرمایا کہ تم تینوں ان پردوں کے اندر بیٹھی رہنا تو آپا چک کے پاس اور میں کمبل کے اور باجی چادر کے پردے میں کھڑے ہو گئے پھر آپ اپنی کرسی پر تشریف لیگئے اور پھر واپس تشریف لاکر دریافت فرمایا کہ میرے پیچھے کون بیٹھے ہیں تو آپا نے فرمایا مجھے تو پتہ نہیں پھر باجی سے دریافت فرمایا انھوں نے جواب دیا کہ آپکے پیر حاجی امداد اللہ صاحب ہیں پھر باجی سے سنکر میں نے بھی یہی کہا پھر دریافت فرمایا کہ حاجی جی کے پیچھے کون ہیں باجی نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ان دونوں صاحبوں کے منہ مبارک پر نقاب پڑا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تو آپ کرسی پر جاکر بیٹھ گئے اور حافظ جی کرسی کے پاس کھڑے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ تو پیر لٹکا کر حافظ جی بیٹھ گئے پیچھا پھیر کر دیکھا تو حضرت حاجی جی رحمۃ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک اور ایک آنکھ پر حافظ جی کی نظر پڑی مارے محبت کے بیہوش ہو کر کرسی کے اوپر گر پڑے آپ نے اور حاجی جی نے اٹھایا مگر ہوش نہ آیا تب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ لگا فوراً اٹھکر بیٹھ گئے اور گویا یہ خیال تھا کہ ایک دفعہ دیدار اور دیکھ لوں پھر کرسی یا تو ہمارے قریب تھی یا آناً فاناً ایک میدان میں چلی گئی جہاں بے شمار خلقت جمع ہے اسی مجمع کے اندر دو آدمی بڑے زور شور سے آنکلے ایک کا جوڑا سبز اور دوسرے کا سرخ تھا اور اسی قدر خوبصورت کہ آدمی دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے چہرہ اور آنکھ اس طرح چمکتی تھی کہ جیسے بجلی کی تیز روشنی سرخ کپڑے والوں کے ہاتھ میں تلوار تھی وہ پھر بیچ میں کرسی کے پاس پہونچکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک میں گھس کر گود میں بیٹھ گئے تو میں نے باجی سے اور آپا جی سے دریافت کیا کہ یہ سبز و سرخ جوڑے والے کون ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ [illegible] میں سے کوئی ہونگے تو پھر میں نے کہا کہ جب حضور کی گود میں جا بیٹھے تو حضور کے [illegible] [illegible] نے فرمایا [illegible] پھر وہ گود میں سے نکلکر چلے گئے نہ معلوم کدھر گئے پھر حافظ جی ہمارے پاس [illegible] میں نے [illegible] کہ یہ دونوں کون تھے تو حافظ جی نے [illegible] بتانیکا حکم نہیں مجھے تو حضرت مولانا

نے تمہاری خبر کو بھیجا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جیسے گاؤ تکیہ لگائے پہلے بیٹھیں تھیں پھر بیٹھ جاؤ دروازہ کی چوکھٹ پر رہنے دی اور کمبل و چادر اوتار دی ہم اپنی جگہ پر جا کر بیٹھے ہی تھے کہ پھر وہ میدان نہ آدمی اور نہ کرسی رہی ہم سب یہ سوچتے رہ گئے کہ خدا جانے کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم (آجی زمکتوب الیہ) سے گھر تشریف لیگئے ہونگے پھر آپ اور حافظ جی ساتھ ساتھ آرہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا آپ وعظ فرما کر تشریف لارہے ہوں اور ہم سب بہت خوش ہورہے ہیں۔ اور یہ افسوس تھا کہ اگر ایسے پردہ میں نہ ہوتے تو خوب زیارت کرلیتے۔ ایک ہی آنکھ تارا جیسی چمکتی نظر پڑی تو ہم نے آپ سے یہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ باہر بھی ہمکو اتنا ہی نظر آتا۔ اور پردہ میں بھی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نقاب ہی اتنا اٹھایا تھا بس پھر آنکھ کھل گئی اور یہ آواز بھی آئی تھی کہ کسی کو بتانا نہیں میں نے یہ آپکو تحریر کرایا ہے یا حافظ جی کو معلوم ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمسے خوش رہیں۔

رقیمہ ...... (بعض صالحات) محلہ باجرآن لدھیانہ ۔ ۔ شعبان ۱۳۵۰ھ

جواب :- برخوردار السلام علیکم ۔ تم بڑی خوش قسمت ہو کہ ایسی دولت نصیب ہوئی اور دعا کرو کہ جسطرح تم نے اپنے کو اور حافظ جی کو اور مجھکو اور اپنی دونوں پیرانیوں کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور دونوں صاحبزادوں اور حضرت حاجی صاحب کے قریب دیکھا اسی طرح ہم سبکو قرب نصیب ہو اور منبر پر مجھکو دیکھنا یہ خادمانہ ہے جیسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی کو نصرت حق کیلئے منبر پر کھڑا فرما دیتے تھے اور پشت پر ہونا اشارہ ہے کام کی نگرانی کی طرف تمام امت کی نگرانی کی بھی ہیئت ہے ۔ کیا عجب ہے کہ کوئی خدمت قبول ہوگئی ہو ۔

خواب :- از خادم عبدالمنان دہلوی بحضور اقدس سیدی و مرشدی و آقائی حضرت حکیم الامۃ مد ظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ حال یہ ہے کہ احقر کو شب پنجشنبہ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اور یہ دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احقر کے والد صاحب مد ظلہ کی دوکان پر تشریف فرما ہیں اور حضرت والا کی تصنیف کردہ کتابیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہیں اور یہ دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے ساختہ ذوکان کے اندر تشریف لے گئے اور کھڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ ضعیف بھی نہیں اور شاید ریش مبارک کالی ہی تھی اور بدن مبارک نہ زیادہ فربہ نہ زیادہ لاغر حضرت

دالا اس خواب کی تعبیر عنایت فرمادیں۔

بیان میر نوازش حسین صاحب مبلغ رنگون بروایت مولوی ظفر احمد صاحب

خواب۔ ایک بار خواب میں سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا حضور کے سامنے اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ بیٹھے ہوئے ہیں اور حاجی صاحب کے پیچھے مولانا حکیم الامۃ تھانوی ہیں۔ اور مولانا کے پیچھے میں ہوں (یعنی میر نوازش حسین) تھوڑی دیر میں مولانا حکیم الامۃ نے میرا ہاتھ سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیدیا اور فرمایا کہ حضور یہ آپکا غلام تبلیغ اسلام کا کام کرتا ہے۔ حضور نے اپنے دست مبارک میں میرے ہاتھ لیلئے تو مجھ پر گریہ طاری ہوگیا اور اسی حالت میں بیدار ہوگیا۔ بیدار ہوکر درود شریف کی کثرت کی اور حاجی صاحب قدس سرہٗ کیلئے نماز قرآن پڑھکر ایصال ثواب کیا انتہی۔

منامات ذیل میں مقصود تو بعضے ہیں مگر ایک خط میں جمع ہونیکے سبب نقل کردی گئے

بندہ حقیر طالب علم چند مرتبہ آپکی زیارت فیضمآب سے خواب میں مشرف ہوا جسکی تفصیل یہ ہے کہ فدوی نے ایک مرتبہ خواب میں یہ دیکھا کہ آپ ایک ارض مزروعہ سے تنہا تشریف لارہے ہیں اور عاصی دوسری طرف سے اس قطعہ ارض کے جارہا تھا کہ یکایک کسی نے یہ کہا آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ یہ وہی شخص ہیں جنکی علمی کارناموں کی دھوم مچی ہوئی ہے یعنی مولانا اشرف علی صاحب ہیں بعدہ بندہ نے بڑے ہی شوق سے آپ سے مصافحہ کیا۔ آپنے مصافحہ کے بعد مجھسے مخاطب ہوکر یہ فرمایا کہ اچھا جاؤ۔

دوسری بار دیگر یہ دیکھا کہ آپ مع قطب الاقطاب حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ و برد اللہ مضجعہ کے عاصی کے پاس تشریف لائے ہیں اور محدث گنگوہی بھی تشریف لائے لیکن ہر سہ حضرات میں سے کسی نے مجھسے کلام نہیں کیا دس پندرہ منٹ سرہانے بیٹھکر تشریف لیگئے۔

بار سوم شب پنجشنبہ کو دیکھا کہ اپنے بھائی کے ساتھ کھانا کھا رہا ہوں اثنائے کھانے میں خوب ہنسی مضحکہ ہورہا تھا کہ یکایک میرے استاد نے میری طرف مخاطب ہوکر یہ کہا کہ تم لوگوں کو خوشی سوجھی ہے دیکھو وہاں حاجی صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص لڑکے گم ہوگئے ہیں بعدہٗ معًا ہم لوگ اٹھکر باہر گئے تو دیکھا تمام گلی کوچہ میں سناٹا چھایا ہوا ہے اس خواب کا اثر مجھے دو دن تک رہا۔

بار چہارم دیکھا کہ میں کسی مقام پر گیا ہوں وہاں ایک مسجد ہے جسکے صحن میں ایک شخص نماز پڑھا رہے ہیں۔

میں نے دیکھا حضرت میرے حجرے میں تشریف لائے اسوقت مجھ پر ایک عجیب سا طاری ہوا مسرت میں تعظیم
کیلئے کھڑا ہوگیا حضرت نے میرے شانہ پر ہاتھ رکھکر بٹھا دیا اور فرمایا کہ بیٹھا رہ میں بیٹھا رہا حضرت
نے دو سربستہ تھیلی کھولی اسمیں چار پڑیاں تھیں ان میں سے ایک مجھے عنایت فرمائی میں نے
عرض کیا کہ حضرت اسمیں کیا ہے فرمایا کہ کھولکر دیکھو اسمیں لکھا ہوا تھا اشرف علی مجھے بہت ہی
مسرت ہوئی کہ حضرت نے مجھے بہت بڑی دولت عطا فرمائی پھر دوسری پڑیہ عنایت فرمائی
میں نے عرض کیا کہ حضرت اسمیں کیا ہے فرمایا کھولکر دیکھو اسمیں لکھا ہوا تھا تقدیر مجھے اور
بھی زیادہ مسرت ہوئی پھر تیسری پڑیہ عنایت فرمائی اسمیں لکھا ہوا تھا رزق میں نے عرض کیا
کہ حضرت ان دونوں نعمتوں کے ہوتے ہوئے اسکی کیا ضرورت ہے یہی بہت کچھ عنایت فرما دیا فرمایا
کہ نہیں اسکی ضرورت کیونکہ یہ نعمت ہے اور ہم محتاج ہیں پھر چوتھی پڑیہ عنایت فرمائی میں نے کہا
حضرت اسمیں کیا ہے فرمایا کہ کھولکر دیکھو میں اسکے کھولنے میں مشغول ہوا تو حضرت وہاں سے چلے
گئے پھر مجھے حضرت کے چلے جانے سے کسی چیز کی طرف بھی خیال نہ رہا کہ حضرت کا بدل کچھ نہیں ہے
میں حضرت کی طرف متوجہ ہوا فوراً موذن نے اذان کہدی اور میں نے حضرت سے یہ بھی عرض کیا کہ
حضرت مولانا تو انتقال فرما گئے ہیں اور ہم نے اپنے ہاتھوں سے مٹی میں دفن کیا ہے حضرت
نے تبسم فرما کر ہماری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ نہیں ہم لوگوں کی قبروں میں کیواڑ ہوا کرتے ہیں تمکو نظر نہیں
آتے حضرت یہ کیا بات ہے دل تو میرا ابتک مسرور ہے — عبدالمجید بچھرایونی

الجواب تینوں اجزاء ظاہر ہیں صرف دو جزو محتاج تعرض ہیں ایک چوتھی پڑیہ کا علم نہ ہونا
عجیب نہیں اشارہ ہے نعمائے جنت کی طرف جسکی شان ہے ما لا عین رأت الخ دوسرے کیواڑ
کا قصہ عجیب نہیں اشارہ ہے نعمائے برزخ کی طرف جسکی نسبت ارشاد ہے وافتحوا له بابا الی الجنة
واللہ اعلم

خواب جمعرات کی شب کو خواب ہذا بندہ کو نظر آیا کہ ایک حجرہ ہے اس کے دروازے پر
ایک دربان موجود ہے جب میں قریب دروازے کے پہونچا اور دربان سے دریافت کیا کہ یہ حجرہ
کن صاحب کا ہے اس نے جواب دیا کہ حجرہ شریفہ آنجناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے میں نے
اندر جانے کی اجازت چاہی اس نے جواب دیا کہ نہیں ؟ آپکا حکم ہے کہ کوئی شخص اندر نہ آنے

اصدق الرؤیا حصّہ دوم

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ النور بابت جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ہجری)

طرف اشارہ کر کے) اسکو آپ کی خدمت میں لایا ہوں اس کا جواب گنبد خضرا سے آنحضرت صلعم دیتے ہیں کہ اسکو تم کیوں لائے۔ اس جواب کے سننے سے میں گھبرا گیا اور کانپ اٹھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور عنقریب کہ میں رونے لگتا۔ لیکن دیکھتا کیا ہوں فوراً ہی مزار مبارک میں ایک دروازہ ہو گیا اور میں اندر چلا گیا اب میری وہ صورت جو کہ پہلے گنبد خضرا کے باہر تھی اب اسکو اندر دیکھتا ہوں اور آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ گھبراتے کیوں ہو جو یہاں تک پہونچ گیا اسکی صورت دکھلاتا ہوں۔ چنانچہ فوراً آپ کی شکل مزار مبارک کے باہر دروازہ کے سامنے دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا یہ تو مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ہیں۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ بس یہی ٹھیک بتلائیں گے اور ہماری سنت زندہ کرنے میں نمبر اول ہیں جاؤ انہیں کے ساتھ یہانتک کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کچھ دور تک چلے تو میں نے کہا کہ آپ چھوڑ دیجئے جب میں خط لکھونگا جب ہی تو آپ کچھ بتلائیں گے۔ یہ تو دوسرا عالم ہے۔ آپ نے کہا ٹھیک اور میں وہیں گنبد خضرا میں چلا آیا اب دیکھتا کیا ہوں کہ گنبد خضرا میں کبھی آنحضرت صلعم سفید کپڑے میں لپٹ جاتے ہیں اور کبھی سرخ دھاری دار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اب سوچتا ہوں کہ یہ کیوں ہے مگر سمجھ میں نہیں آتا حتی کہ آنحضرت صلعم نے اشارہ میرے شکم کی طرف کیا۔ میں نے کہا یہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اب جاؤ کھانے کا وقت ہو گیا گھڑی دیکھتا ہوں تو واقعی کھانے کا وقت ہو گیا کیفیت بند ہو گئی۔ میں کھانے کیلئے چلا گیا۔ اسکے بعد سوچنے لگا کہ اس حالت کو پھر دیکھوں لیکن اس دن دوبارہ پھر نہیں دیکھ سکا۔ دوسرے دن پھر دیکھتا ہوں کہ میں گنبد خضرا میں پہونچ گیا لیکن اسی حالت میں پاتا ہوں کہ آنحضرت صلعم کبھی سفید کپڑے میں لپٹ جاتے ہیں اور کبھی سرخ دھاری دار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں بہت سوچا مگر سمجھ میں نہ آیا یہ سوچ رہا تھا کہ کسی نے مجھے آواز دی اور میں ان کے پاس گیا اسی دن عشاء کی نماز کے بعد سوچ رہا تھا کہ دفعۃً کوئی کہتا ہے کہ گنبد خضرا کی طرف متوجہ ہو میں فوراً متوجہ ہو گیا تو دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلعم اشارہ

۳۲۳

فرما کر پوچھتے ہیں کہ کیا سوچتا ہے میں نے دل ہی میں عرض کیا یا رسول اللہؐ وہی سوچتا ہوں
کہ آپ بعض دفعہ سفید کپڑا اوڑھکر لیٹ جاتے ہیں اور بعض دفعہ سرخ دھاری دار چادر
کے ساتھ بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔ اور جب شاہ صاحب کا تصور آتا ہے تو آپ سفید کپڑے
کے ساتھ لیٹ جاتے ہیں اور جب مولانا اشرف علی صاحب کا خیال آتا ہے تو آپ سرخ
دھاری دار چادر لیکر بیٹھ جاتے ہیں تو آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے لوگوں کو
دیکھ یعنی مریدوں کو اب جو میں نے غور کیا تو معاً سمجھ میں آگیا کہ مولانا اشرف علی صاحب رسول اللہ
کی سنت زندہ کرتے ہیں اور شاہ صاحب انکی کچھ پروا نہیں کرتے اسوقت میں بہت خوش ہوا اور میں آنحضرت
صلعم کی طرف متوجہ ہی رہنا چاہتا تھا کہ آپ نے اشارہ سے کہا کہ سو جا کہیں صبح کی نماز قضا نہو
ادھر اسوقت آپ سے رخصت ہوا اسکے بعد دفعۃً حضرت شیخ الہند کے مزار کی طرف ذہن منتقل ہو گیا
دیکھتا ہوں کہ مزار مبارک میں سبز درخت ہیں اسکے ساتھ ہی خیال ہوا کہ حضرت نانوتویؒ کے مزار
میں دیکھنا چاہئے اسمیں کیا ہے جب دیکھنے لگا تو کچھ دیر تک خشک نظر آیا خیال پیدا ہوا کہ یہ حضرت
شیخ الہندؒ سے زیادہ بزرگ تھے یہ کیا بات ہے اتنا ہی خیال گذرا تھا کہ انکے مزار میں بھی درخت
ہرے نظر آنے لگے میں نے عرض کی کہ حضرت پہلے تو کچھ بھی نظر نہیں آیا اب کیوں یہ نظر آنے لگا
اور ان درختوں میں حرکت کیوں ہے تو جواب ملتا ہے کہ تو اب میری طرف ہو گیا۔ میں نے کہا پہلے
بھی تو تھا لیکن کچھ نہیں دیکھا تو مولانا نے فرمایا کہ پہلے آزاد تھا۔ اس نقطہ سے کچھ شرمندگی کے
آثار میرے اوپر طاری ہوئے اور کچھ سکون کے بعد میں نے عرض کیا ہم تو آپ کے ساتھ ہیں
دوبارہ درختوں میں حرکت ہوئی اور جواب ملا کہ ممکن نہیں اپنے قلب کی طرف غور کر۔ بس حالت
ختم ہو گئی اور میں سو گیا اسکے بعد ایک مرتبہ دن میں صبح کے وقت یعنی ۸ بجے یا نو بجے گنبد خضرا
کی صورت دیکھتا ہوں اور اسمیں بلا تکلف چلا جاتا ہوں اور آنحضرت صلعم کی صورت مبارک
دیکھتا ہوں کہ جب آپکا تصور ہو تو آنحضرت صلعم بیٹھے رہتے ہیں اور جہاں شاہ صاحب کا تصور
آیا تو آنحضرت صلعم لیٹ جاتے ہیں یہانتک کہ پہلا خط آپکی خدمت میں بغرض بیعت اور تعلیم
کیلئے روانہ کیا۔

واقعہ دوم: وہاں اسی سفر کے دوران میں ایکدن بہت پریشان رہا میں ایسی پریشانی

کی حالت میں گنبد خضرا کی طرف متوجہ ہوا تو آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ پریشان کیوں ہے اور آپ نے نام لیا کہ انکو خط نہیں لکھا، میں نے کہا لکھ تو دیا لیکن انھوں نے ابھی تک داخل سلسلہ نہیں کیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ سب حالتیں لکھیں ہیں، میں نے عرض کیا کہ نہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا سب لکھکر بھیجدو اور جو کچھ کہنا ہو اور پوچھنا ہو اُن سے پوچھنا اب میری طرف متوجہ نہ ہونا (یعنی بلا واسطہ) وہی سب تمکو بتلائیں گے۔

محمد عالم بلیاوی لکھنؤ مدرسہ تعلیم الاسلام ناداں محل روڈ۔

خواب شب پنجشنبہ کو احقر نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے جو بغرض اطلاع خدمت اقدس میں عرض ہے۔ خواب یہ ہے۔ حضرت والا کی ہمراہی میں احقر بھی ہے اور بہت بڑی تعداد اور پیر بھائیوں کی بھی ہے جو سب کے سب حضرت والا کی ہمراہی میں سفر حج میں ہیں۔ ایک مقام پر قیام ہوا اور وہ عمارت دو منزل کی معلوم ہوتی ہے وہاں اور بھی بہت لوگ ہیں جب ہم سب لوگ ٹھہر گئے تو کسی کہنے والے نے کہا جسکو احقر پہچانتا نہیں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ہم سب لوگ مع حضرت والا کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے (مگر احقر کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف یاد نہ رہا) پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے فرماتے ہیں وہ وقت فجر کی نماز کا معلوم ہوتا تھا ہم سب لوگ حضرت والا کے خادم اور دیگر لوگ بھی وضو کرنے لگے جب وضو سے فارغ ہوئے تو صفیں سیدھی ہونے لگیں پھر کسی نے کہا (حضرت والا کا نام لیکر) مولانا اشرف علی صاحب کے مرید سب اگلی صف میں ہو جاؤ ہم سب لوگ متفرق صفوں میں سے نکل نکل کر اگلی صف میں ہو گئے۔ نماز ختم ہونے کے بعد مع حضرت والا کے ایک میدان میں (جسکی ہیئت ایسی تھی جیسی پہاڑوں کے درمیان کی زمین ہوتی ہو اونچی نیچی اور کنکریلی) پہونچے جسمیں ہم سب حضرت والا کے خادم ہی تھے میدان میں پہونچتے ہی سب لوگ روتے ہوئے زمین پر لوٹنے لگے۔ اور حضرت والا کھڑے ہیں۔ اتنا دیکھنے کے بعد گھڑی کے الارم سے آنکھ کھل گئی چار بجے تھے احقر نماز تہجد کیلئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

شہاب الدین نئی دہلی ۲۷ جمادی الثانیہ ۵۵ھ

خواب۔ ایک عالیشان مکان شیشوں کا مثل دیوبند کے مدرسہ کے اطراف سے مکمل ہے

بیچ میں تخت پر حضرت گنگوہیؒ رونق افروز ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ سامنے بیٹھے ہیں
بہت کاغذات کا انبار سامنے ہے۔ اطراف میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب۔ و شیخ الہند و مولانا
رائپوری و مولانا محمد یعقوب صاحب و حافظ احمد صاحب و مولوی حبیب الرحمٰن ...
صاحب شناخت ہوئے اور بھی اصحاب ہیں پہچانا نہیں۔ ایک حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ دوسرے
حلقہ میں حضرت مفتی صاحب و شاہ صاحب مع دیگر علماء و صلحاء بیٹھے ہیں۔ تیسرے حلقہ میں
غیر معروف آدمی بیٹھے ہیں۔ حکیم صاحبؒ بھی کسی مرض کی حالت میں پڑے ہیں۔ مجھ سے فرمایا کہ
آپ میرے بچونکو چھوڑ کر بھاگے ہیں ہر چند والدہ کامل سے کہتا ہوں مگر کوئی نہیں سنتا لو اس
بچے کو جھاڑ دو۔ میں نے تعمیل کی۔ والدہ کامل سے فرمایا کہ میرے صندوقچہ میں سے جلدی پیش کر دو
وہ تاخیر فرماتی رہیں اور وہ تاکید۔ اسی عرصہ میں بھائی صاحب منشی واجد علی صاحب کھڑے
نظر آئے میں نے کسی بات پر اعتراض کیا اور کچھ نصیحت۔ تو فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے تمہارا تعلق
مولوی اشرف علی صاحب سے ہے میں نے عرض کیا اللھم احینا و امتنا فی زمرۃ اشرف علی
فرمایا ہمکو تو وہ بھول گئے۔ دوسرے کوئی شخص بہت بزرگ صورت ہیں انھوں نے فرمایا کہ اسوقت
مولوی اشرف علی بڑے صحیح راستہ پر ہیں۔ مگر مرید کم کرتے ہیں۔ اسمیں مخلوق کا نقصان ہے
حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ ان کے ہاتھ پر اس زمانہ میں توبہ کرنا مسلمان ہونا ہے انکو
چاہیئے خوب دست دراز کرکے بلا کسی شرط کے ہر طالب کو توبہ ضرور کرا دیا کریں۔ دنیا شرک سے
لبریز ہوتی جاتی ہے۔ تو رسم سازی (و ربیع) عنقریب ہے ان کے ہاتھ پر توبہ کرنے سے شرک سے
نجات پا جاتا ہے عمل نیک کی توفیق آسان ہو جاتی ہے اس سے خلوص بھی پیدا ہو جاتا ہے اور
دوسروں کے داؤ گھات سے تو یقیناً نجات ہو جاتی ہے۔ اسمیں انکا بھی زیادہ فائدہ ہے کہ
کسی طالب کو محروم نہ کریں۔ حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا بے ڈھنگی باتیں سننے کا تحمل نہیں اسلم
صورت یہ ہے کہ توبہ تو ہر طالب کو خود کرا دیا کریں جن پر اعتماد نہ ہو تعلیم کیلئے دوسروں کے سپرد
کر دیا کریں اور بیعت میں دیکھ بھال رکھیں۔ اسمیں تھا آنکھ کھلگئی۔ اسکے بعد اپنا معمول پورا نہیں
کیا تھا نیند نے غلبہ کیا سو گیا دیکھا حضرت مدظلہ العالی سہ دری میں رونق افروز ہیں میں نے
عرض کیا کہ حضرت [illegible] جوتی کر رہا ہے ذرا پیر مبارک ادھر کیجئے۔

صدق الرویا حصہ دوم

(ما قبلہ کیلئے دیکھو رسالہ النور بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ)

حضرت نے قبول فرما کر اٹھا لیا بہت زور سے چشمہ ابلا اور ہزاروں نہریں جاری ہوگئیں۔ میں اطراف سے خس وخاشاک دور کرنے لگا تو حضرت گنگوہی رحمہ نے فرمایا میاں بستر ہے یہ روڑا اٹھاؤ۔ پھر تو بہت صاف ہو کر زور سے ہزاروں نہریں جاری ہوگئیں حضرت قبلہ کے یہ الفاظ تھے کہ شاباش شاباش پھر آنکھ کھل گئی فقط

حافظ عبد المجید عفرلہ تھانوی ۱۹ / شوال ۱۳۵۲ھ

خواب نمبر۔ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور انکی خدمت میں ہماری حضرت مولانا اور دیگر حضرات علماء حاضر ہیں۔ ایک بڑا مکان ہے کسی نے عرض کیا کہ انگریزوں نے کئی ملک لے لئے ہیں۔ اسکے بعد دیکھا کہ کابل کی طرف سے ایک مسلمان نے لڑکر وہ ملک انگریزوں سے واپس لیلئے کسی نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کابل کے مسلمان نے انگریزوں سے کئی ملک واپس لیلئے حضور خوش ہوئے پھر حضور مع علماء کئی شہروں میں پھرے جب علماء نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ حضور وعظ بیان فرمائیں حضور نے جواب میں فرمایا کہ وعظ بیان کرنے والے بہت سے علماء موجود ہیں پھر دوبارہ علماء نے درخواست وعظ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ جواب میں ہمارے حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ العالی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وعظ نہیں بیان کرنا چاہیے یہ اچھا وعظ بیان کرنے والے ہیں سب علماء چپ ہوگئے۔ شہر در شہر حضور مع کل علماء کے پھرتے رہے۔ ایک شہر میں ایک بڑے مکان میں ٹھہرے۔ خواب ختم ہوگیا۔

اس خواب سے پہلے تین مرتبہ ۳ خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ ہماری مولانا اشرف علی صاحب کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضور بولے نہیں۔ میں نے خواب ہی میں کہا کہ شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی۔ لیکن بولے نہیں اس سے میرا دل رنجیدہ ہوا۔ دوسرا ایک شخص موجود تھا اس نے کہا کہ کسی بات پر ناراض ہونگے اسلئے نہیں بولے خواب سے جب آنکھ کھلی طبیعت بہت رنجیدہ پائی۔ بہت دنوں تک رنج رہا۔ مولانا صاحب سے خواب بیان کیا۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ نہیں ۔۔۔ اگر ناراض ہوتے تو مصافحہ کیوں کرتے۔

مولانا صاحب کے فرمانے کے بعد بھی دل میں رنج کی کھٹک رہی۔ مگر آخر کو خواب دیکھنے سے وہ کھٹک رنج کی جاتی رہی پہلے تین خوابوں میں حضور ہمارے مولانا کی شکل میں نظر آئے اور آخری خواب میں سادے لباس میں علماء کے اور شکل میں نظر آئے۔ دعا میرے لئے فرما دیجئے کہ سیدھی راہ پر حق تعالیٰ چلائے اور ایمان پر خاتمہ ہو فقط۔ جیون ساکن گانوں گوگدان۔ ۵ رشعبان جمعرات ۱۳۵۳ھ

خواب۔ تقریباً ایک ماہ گذرا احقر نے خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی چہرہ والے معمر بزرگ سفید ریش قد طویل بھاری بھر کم کھڑے ہیں ان کے اردگرد معتقدین کا گروہ ہے احقر کے سر پر ہاتھ پھیر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں تو نے مولانا تھانوی کی مدح میں کوئی نظم لکھی ہے۔ احقر نے عرض کیا حضرت مواعظ میں تو لوگوں کے سامنے حضرت تھانوی مدظلہ العالی کی مدح کرتا ہوں انکی تصانیف شائع کرتا ہوں مگر میں چونکہ شاعر نہیں ہوں نظم تو کوئی نہیں لکھی فرمایا اللہ کا نام لیکر کچھ لکھو وہ تو نثر ایکدم معلوم نہیں کہاں گئے احقر نے ایک شخص سے دریافت کیا یہ کون بزرگ ہیں جواب ملا کہ تمہیں معلوم نہیں یہ فاروق اعظم ہیں رضی اللہ عنہ اور میں حسن بصری ہوں۔ احقر صبح بیدار ہوا تو ایک عجیب عالم تھا طبیعت کی حالت بیان سے باہر ہے نماز فجر کے بعد فوراً یہ اشعار جاری ہو گئے۔ (ف) پھر کچھ اشعار لکھے ہیں جن میں سے بعض قافیہ کی رعایت تخفیف ہونے سے مولانا رومی رحمہ کے اس شعر کے مصداق ہیں ؎ قافیہ اندیشم و دلدار من، گویدم مندیش جز دیدار من) فقط

محمد اللہپوری رائے کوٹ ضلع لدھیانہ۔

خواب۔ سوگیا حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا (ایک گفتگو کے ضمن میں) فرمایا اسوقت مولوی اشرف علی ایسی چیز ہیں کہ انکی زیارت بھی دین ہے ایسے علماء کی صحبت ہزار طاعت سے بہتر ہوتی ہے۔

حافظ عبد المجید تھانوی۔

خواب۔ آج رات یہی خواب دیکھا کہ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے میں بہت شوق سے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے وساوس شیطانیہ کی بہت کثرت رہتی ہے دعا فرمایئے کہ ایمان کامل نصیب ہو فرمایا تمہارا [illegible] ہماری [illegible] تم تو [illegible] اشرف علی کے مرید ہو وساوس کے متعلق [illegible] کبھی تاریکی [illegible] تاریکیاں بند ہو گئی ہیں۔

([illegible] مدرسہ [illegible] تھانہ بھون)

خواب - میں نے پرسوں ۲۰ شعبان ۱۳۵۹ھ کی شب کو خواب دیکھا کہ میرے شہر لکھنؤ میں میرے محلہ کے قریب ایک محلہ صحبتیا باغ ہے وہاں حضور کا وعظ ہے میں بھی اس وعظ میں گیا ہوں ۔ محفل میں ایک کٹہرا درمیان میں لوہے کا لگا ہے کٹہرے کے ایک جانب میں ایک بہت اونچا تخت بچھا ہوا ہے جس پر سفید فرش ہے تخت اسقدر اونچا ہے کہ دو تین سیڑھیاں چڑھکر اس پر پہونچنا ہوتا ہے اس تخت پر حضور وعظ فرما رہے ہیں میں شروع میں جہاں جاکر بیٹھا وہاں پر کوئی پردہ یا دیوار ہے جسکے سبب مجھے حضور کی صورت نہیں دکھائی دیتی مگر آواز کانوں میں آرہی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا گلا پڑ گیا ہے جسکے سبب آواز پھنستی ہوئی اور خراش کے ساتھ نکل رہی ہے اور بہت مہین ہوگئی ہے لیکن جو کچھ بیان ہو رہا ہے وہ صاف سمجھ میں آتا ہے میرے ہم قریں لوگوں میں سے کسی نے کہا کہ آواز تو بالکل بیٹھی ہوئی ہے اسقدر مجمع ہے بھلا لوگ کیا سنتے ہونگے تو دوسرے شخص نے یا میں نے (ٹھیک یاد نہیں) کہا کہ واہ اسقدر مجمع اور گلا بیٹھا ہوا ہے مگر سنو تو سب صاف سنائی دے رہا ہے ذرا بھی گنجلک نہیں - یہی تو کمال ہے (یا کرامت کہا) یکایک مجھے ایسا معلوم ہوا کہ وہ دیوار یا پردہ درمیان سے ہٹ گیا اور اب حضور صاف نظر آرہے ہیں - بیان ہیں سلوک و معرفت کے درجات اور سالکوں کے حالات بیان ہو رہے ہیں کہ ایک مقام پر (جہاں شاید کیونکہ وثوق یاد نہیں) یہ بیان تھا کہ سالک مختلف تغیرات و کیفیات سے گذرتا ہوا معرفت کے درجہ پر پہونچتا ہے اگر وہ ان مختلف تغیرات میں و کیفیات میں پھنسا جب حضور بیان کرتے ہوئے یہاں پہونچے کہ اگر وہ ان مختلف الخ اس کہنے کے ساتھ ہی مجلس کے ایک شخص نے ٹوکا جسکا منشا یہ تھا کہ اسکو نہ بیان کر کے آگے چلو فوراً اس شخص کے ٹوکنے پر میں نے کہا ہائیں اس شخص نے کیوں ٹوکا یہ بے ادبی ہے اور محفل کے قاعدہ کے خلاف ہے - تو ایک اور آدمی نے کہا بھائی یہ ٹوکنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں میں تعجب کے ساتھ چپ ہو رہا - ادھر میں نے دیکھا کہ ٹوکے جانے کے بعد جناب والا تخت سے وعظ کو چھوڑکر ایک ایک سیڑھی کرکے اترے اور ان صاحب کے پاس آئے جنہوں نے ٹوکا تھا اور ان سے پوچھا کہ تو نہ بیان کروں - انھوں نے کہا نہیں اسکو چھوڑکر آگے بیان کر دیجئے یہ موقع نہیں ہے کسی دوسرے بیان میں اسکو بیان کرنا جناب والا نے فرمایا کہ جی ہاں اسکے بعد فلاں (نام مقام کا جو مجھے یاد آیا تھا مگر اب نہیں رہا) جگہ وعظ ہوگا وہاں ان صاحب نے (جنکو مجھے محمد رسول اللہ بتلایا گیا) فرمایا ہاں وہاں بیان کرنا - اسکے بعد میں نے دیکھا کہ حضور ان سے دریافت فرما کر پھر تخت پر تشریف

لیکے (وہ سمان یعنی تخت سے اتر کر دریافت کرنے کی تشریف لانا اور پھر واپس جانا ابتک آنکھوں میں
ہے) ایک ایک سیڑھی پاؤں رکھ کر جیسے ضعیف لوگ چڑھتے ہیں اسوقت حضور پیر میں سیاہ پاپوش
مگر ایسی وضع کی میں نے آجتک کسی کو پہنے نہیں دیکھی۔ چمڑے کے عربی موزے سے ملتی ہوئی لیکن
آگے پشت پائے تک کے آخر تک اور پیچھے ایڑی دبی ہوئی تھی جیسے موزے کو ایڑی کے اوپر سے
کاٹ دیا ہے) پہنے ہوئے ایک عصا ہاتھ میں سفید لباس کہ ٹخنوں تک لانبا قمیص تھا منبر تخت
پر تشریف لیجا کر مختصر سا وعظ اور فرمایا۔ پھر ختم کر دیا شاید اسی وعظ میں دوسری جگہ کے بیان کا
اعلان بھی ہوا۔ پھر وہ یہ ہے کا کٹہرہ جو درمیان مجلس میں تھا اسکے پاس حضور کھڑے ہوئے
اور لوگ مصافحہ کرنے لگے میں نے بھی مصافحہ کرنا چاہا (حضور کے ہاتھ مصافحہ کے وقت آستینوں کے
اندر تھے سب نے اسی طرح مصافحہ کر لیا تھا جب میں نے مصافحہ کرنا چاہا تو) حضور نے اور لوگوں کی طرح
مجھ سے مصافحہ کرنا چاہا میں نے کہا نہیں میں تو کھلے ہاتھوں مصافحہ کرونگا چنانچہ آستینوں کے
اندر سے حضور کے ہاتھ جو سفید رنگ اور نورانی تھے ظاہر ہوئے۔ میں نے ان ہاتھوں میں اپنے
ہاتھ دیدیئے اور منہ اور آنکھیں ہاتھوں پر رکھکر میں رونے لگا۔ جناب نے فرمایا تم کون ہو میں روتا رہا ۴۰
اور اپنا حال بتاتا رہا پھر فوراً حضور نے پوچھا میرے لئے کہتا (جو پان میں ڈالا جاتا ہے) لا سیئے
کیونکہ ایسا معلوم ہوا کہ حضور جانتے ہیں کہ نور [illegible] کہتا اچھا بنا ہوا کھاتا ہے) یہ بات میں اوپر
بھول گیا کہ وعظ کے وقت حضور پان بھی کھائے ہوئے تھے جسکے سبب گلابی گلابی دہن اور لب
بہت ہی بھلے لگتے تھے۔ اس کہتا لانے کے سوال پر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ دیکھئے مجھے تو
پہچانتے نہیں مگر کہتا لانے کا سوال کر دیا لیکن یہ خیال محض وسوسے کے طور پر ہوا اور فوراً مٹ گیا
اور میرے دل کو اس محبتانہ سوال سے نہایت مسرت اور از حد خوشی ہوئی میں نے عرض کیا کہ
ابھی لاتا ہوں یہ کہکر میں ان صاحب کے (جنہوں نے ٹوکا تھا وعظ میں یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے) پاس [illegible] ہوا۔ اور میں نے مصافحہ کیا ہاتھوں کو چوما اور عرض کیا میرے لئے دعا
فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی معرفت عطا [illegible] یا اسی قسم کی کوئی اور درخواست کی) تو آپ نے
سر مبارک کو جنبش دی [illegible] فرمایا۔ [illegible] معلوم ہوا میں چلا آیا اور مجلس ختم ہو گئی تھی
آنکھ کھل گئی آنکھ کھلنے [illegible]

اصدق الرؤیا حصہ دوم

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ النور بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ)

ذنسدا کہ یہ منظر سامنے ہی رہے آنکھوں سے جدا نہو مگر اب کہاں لیکن حضور کا وعظ فرمانا مجھ سے
مصافحہ فرمانا میرا رونا ہاتھوں کو چومنا اور حضور کا کھانا لانے کا سوال کرنا اور پھر جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنا اور استدعائے دعائے معرفت کرنا حضور کا لباس تخت وغیرہ
وغیرہ جو کچھ لکھ آیا ہوں آج تین روز سے برابر آنکھوں میں سمایا ہوا ہے اور جسوقت بھی خیال آتا ہے
فوراً سارا منظر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور بڑی روحانی لذت محسوس ہوتی ہے کیا عرض کروں

نور الحق جامع مسجد ٹانگو۔

(خواب) جمعۃ الوداع (یعنی رمضان المبارک کے آخری جمعہ) کی شب کو فدوی نے ایک خواب
دیکھا کہ بندہ کسی جگہ پر بیٹھا ہوا حلقہ کر رہا ہے اور اوپر سے ایک تخت نمودار ہوا جسمیں چار چراغ روشن
تھے اور چار ہی اصحاب نظر آئے وہ اصحاب مجھے تخت پر بٹھا کر اپنے ہمراہ لیگئے اور پھر جنگلوں کی طرف
لیگئے اور پھر سمندر بھی نظر آیا اور اس سمندر کے اوپر بھی وہ تخت گذر گیا پھر اسی طرح منزل بمنزل چلتے ہوئے
ایک مسجد دکھائی دی یہاں پر وہ تخت ٹھہرا وہاں نماز پڑھی اور اس مسجد کی پچھلی طرف ایک نہر بھی
چلتی تھی اس نہر میں سے انھوں نے اور میں نے پانی پیا پھر وہاں سے تخت پر بیٹھکر ایک بازار آیا وہاں
سب طرح کا سامان بک رہا تھا انھوں نے اس تخت کو بازار میں ٹھہرایا اور ایک دکان پر لکھا ہوا تھا
کہ یہاں پر رشیدیہ اور اشرفیہ کتابیں ملسکتی ہیں تو میں نے اسے پڑھکر ان بزرگوں سے دریافت کیا کہ مجھے
مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا اشرف علی صاحب کی کتابیں دیدو انھوں نے چار کتابیں مجھے
دیں ان سے وہ کتابیں لیکر پھر اسی تخت پر بیٹھا کر رخصت ہوئے پھر ایک سفید مکان دکھائی دیا جس
پر سبز پردے پڑے ہوئے تھے وہاں تخت ٹھہرا اس کمرے کے اندر چاروں بزرگ مجھے بھی لیگئے اس کمرہ
کی روشنی اسقدر تھی کہ تاب نہیں لا سکتا تھا اور نہ چراغ اور نہ بتی دکھائی دیتے تھے۔ وہاں پر تکیہ اور
قالین بچھا ہوا تھا جسپر سردار جہاں آنحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مع چاروں اصحاب کے موجود
تھے وہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفید اونی کپڑے پہنائے جارہے ہیں اور کپڑے پہننے کی

بعد اوسی تکیہ سے کمر لگا کر بیٹھ گئے اور میں دروازہ کے باہر انکے سامنے کھڑا ہوا ہوں تو پھر مجھے انھوں نے اندر بلایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شریف احمد ہے پھر آنحضور نے فرمایا کہ اسکو بلا لو کہ یہ مولانا اشرف علی صاحب کا خادم ہے میں سلام کرکے بیٹھ گیا اور مصافحہ بھی کیا وہاں پر ایک گلاس پانی کا آیا۔ پھر آنحضور نے پیا اور پھر چاروں صحابہ نے پیکر مجھے بھی دیا اور میں نے بھی پیا۔ اور آنحضور نے یہ فرمایا کہ مولانا صاحب کی کتابوں پر عمل کرتے رہنا اور دوسروں کے کہنے سننے سے مت ترک کرنا پھر وہاں سے تخت پر بیٹھکر رخصت ہوکر پانی پت شاہ شرف الدین صاحب بوعلی شاہ قلندر صاحب کے مزار پر تخت اترا تو وہاں پر گانا ہو رہا تھا اور چاروں طرف کے کواڑ بند تھے مجھے یہاں چھوڑ کر تخت روانہ ہو گیا اور میں وہاں کھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں اور ایک شخص جو دروازہ پر کھڑا ہوا تھا اس نے اندر جاکر خبر کی کہ ایک شخص ملنے کیواسطے آیا ہے کواڑ کھلدیئے اور مجھے اندر بلا لیا اور میں سلام کرکے بیٹھ گیا جہاں پر بہت بڑے بڑے بزرگ جمع تھے انھوں نے بھی یہی کہا کہ مولانا اشرف علی صاحب کا خادم ہے اور ایک دری پر بیٹھ گیا ان سے ملکر اور مصافحہ کرکے پھر شاہ شرف الدین صاحب پانی پتی نے فرمایا کہ اچھا جاؤ اتنے میں اذان سنائی دی پھر میں ہوشیار ہوکر نماز کو چلا گیا۔ شریف احمد سقہ گنج پوری تحصیل و ضلع کرنال

خواب۔ خواب کی طرف حضرت والا ہمیشہ توجہ نہیں فرماتے اسوجہ سے اس خاکسار کو بھی کوئی خاص توجہ اس طرف نہیں ہے لیکن حال ہی کا ایک خواب دل کو مجبور کرتا ہے کہ ضرور عرض کروں دیکھا کہ ایک بزرگ کے پاس پہونچا اس طرح کہ کوئی شخص مجھسے کسی مسئلہ پر خشونت کیساتھ گفتگو کر رہا تھا انھوں نے اس شخص کو کنایۃً یا صراحۃً چپ کر دیا اور مجھسے معانقہ اس طور سے کیا کہ اپنی زبان دیر تک میرے منہ میں رکھکے منہ پھر میں پھر لے رہے پھر کہا کہ تم ہماری حضرت حاجی صاحب رح کے سلسلہ میں بیعت ہو میں نے حضرت والا مدظلہم العالی کا نام لیا حضرت والا کا اسم گرامی سنکر جیسے ان پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگے کہ مولانا اشرف علی .... پھر ذرا رک کر کہا مولانا اشرف علی صاحب کو حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایک خاص ..... ہے اب یہ لفظ خاکسار کو یاد نہیں کہ ذوق تھا یا محبت یا نسبت اسکے علاوہ اور کچھ یاد نہیں اور تو کچھ سمجھ میں نہ آیا حضرت والا مدظلہم العالی کی نسبت یہ سنکر البتہ خواب ہی میں اسکے بعد بھی ایک خاص مسرت قلب کو ہوئی اللہ تعالیٰ حضرت والا کے درجات و مراتب بلند فرما دیں آمین ۔ محمد محسن وکیل پرتاب گڈھ اودھ ۔ ۳ شعبان ۱۳۵۳ھ

۴۲

جناب حاجی محمد قاسم صاحب مرادآبادی نے احقر عزیز الحسن عفی عنہ سے بیان کیا کہ عرصہ بارہ سال کا ہوا میں جھنجانہ حضرت میاں جی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر حاضر ہوا اور علاوہ فاتحہ کا ثواب پہونچانے کے مساکین کو کھانا کھلا کر بھی ایصال ثواب کیا۔ شب کو مزار شریف کے پاس ہی ایک حجرہ ہے اسمیں قیام کیا۔ خواب دیکھا کہ مرشدی حضرت مولانا حکیم الامت مدظلہم العالی حضرت میاں جی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے مزار سے سیدھے کھڑے ہوئے نکل رہے ہیں فقط۔

حاجی محمد قاسم صاحب مرادآبادی ۱۲ محرم ۱۳۵۴ھ

خواب - احقر عزیز الحسن عرض کرتا ہے کہ حضرت والا کے بھتیجے جناب مولوی شبیر علی صاحب نے جب وہ بالکل نوعمر تھے حضرت والا سے اپنا ایک خواب بیان کیا جو حضرت والا کو تو اچھی طرح یاد ہے لیکن چونکہ مولوی شبیر علی صاحب اسوقت کمسن تھے اسلئے خود اُن کو وہ اب یاد نہیں رہا (اس مقام پر اصول حدیث کا مسئلہ من حدث ونسی جاری ہوگا) احقر اس خواب کو حضرت والا سے دریافت کر کے نقل کرتا ہے۔ مولوی شبیر علی صاحب نے دیکھا کہ کسی مقام پر حضرت امام ابو حنیفہ کی بی بی صاحبہ ملیں اور وہ حضرت والا کا مکان پوچھ رہی ہیں مولوی صاحب نے اُن کو حضرت والا کے مکان پر پہونچا دیا تو حضرت والا نے نہایت تعظیم و تکریم سے بٹھلایا اور خود ادب سے سامنے بیٹھے اور اُن سے ایک مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا کہ ابھی امام صاحب بھی تشریف لا رہے ہیں وہ تمہارے سوال کا جواب دینگے اور یہ بھی فرمایا کہ اُن کے ساتھ تمہارے ایک بزرگ بھی ہیں۔ اتنے میں امام صاحب بھی تشریف لے آئے اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب اُن کے ساتھ ہیں وہ مسئلہ امام صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اُنھوں نے جواب دیا۔ حضرت والا نے عرض کیا کہ اب سمجھ میں آگیا پھر حضرت والا نے پوچھا کہ مولانا آپ کے ساتھ کیسے ہیں تو امام صاحب نے فرمایا یہ تو ہمارے ہی پاس رہا کرتے ہیں

(مولوی شبیر علی صاحب بروایت حضرت والا مدظلہم العالی)

حضرت سیدی وسندی ووسیلتی فی یومی وغدی ادام اللہ فیوضکم آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

خواب - احقر جب اول بار حضرت والا کی خانقاہ شریف میں حاضر ہوا تو ۱۳۴۲ھ تھا جسکو تقریباً چودہ برس کا عرصہ ہوا۔ حاضری کے بعد ہی اول رات یا دوسری رات میں نے یہ خواب دیکھا کہ خانقاہ

۴۴

شریف کی مسجد کے صحن میں وسط کے قریب ایک قبر ہے جو پوری کھدی ہوئی نہیں ہے بلکہ اُسکا صرف اوپر کا حصہ کھدا ہوا ہے اور وہ بھی پورا کھدا ہوا نہیں تھوڑا ہی گہرا ہے اور اُس قبر کے اوپر ایک مختصر سا خیمہ بھی نصب کیا ہوا ہے۔ اُس قبر شریف میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ العزیز لیٹے ہوئے ہیں اور بہت کمزور معلوم ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت حاجی صاحب نے پانی طلب فرمایا۔ تو پانی ایک نہایت ہی خوبصورت صراحی میں لایا گیا جسکی گردن اور ٹونٹی دونوں بہت بلند اور حسین تھیں اور وہ صراحی مٹی کی نہ تھی بلکہ کسی ایسے نفیس جوہر کی تھی کہ بہت ہی دلکش معلوم ہوتی تھی۔ ایسی نفیس صراحی میں نے عمر بھر نہیں دیکھی۔ حضرت اٹھکر بیٹھ گئے اور چونکہ قبر کی گہرائی کم تھی اسلئے بیٹھنے کے بعد سر مبارک اور گردن مبارک باہر نظر آنے لگی۔ اُسوقت اعلیٰحضرت حاجی صاحب بہت قوی معلوم ہونے لگے۔ پھر اعلیٰحضرت نے پانی پیا۔ اُسوقت جو میں نے دیکھا تو قبر شریف کی شرقی دیوار پر ایسے موٹے حروف میں جیسے کہ بازو موٹا ہوتا ہے یہ لکھا ہوا ہے سگ دربار گیلان شو چہ خواہی قرب ربانی۔ لفظ گیلاں میں کسی قدر شبہ ہے۔ غالب گمان تو یہی ہے کہ گیلان تھا لیکن یہ بھی خیال ہے کہ شاید بجائے گیلان کے لفظ ایشان ہو۔ بہر صورت احقر کو خواب میں یہی معلوم ہوا کہ دربار سے حضرت والا دامت برکاتہم ہی کا دربار دُربار مراد ہے اور آپ ہی دربار کی ملازمت کا حکم ہو رہا ہے۔ پھر اسی خواب کے سلسلہ میں یہ بھی دیکھا کہ مسجد کے اندرونی حصہ سے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہما باہر تشریف لا رہے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف اپنی اپنی گردن جھکا کر بطور سرگوشی کے چپکے چپکے آپس میں بحوالہ حضرت والا مدظلہم العالی یہ ذکر کر رہے ہیں کہ تحریک خلافت کے متعلق آپکی رائے نہایت صحیح ہے یعنی حضرت والا کی۔ پھر ان دونوں حضرات میں سے ایک صاحب تو مسجد کے اندر واپس تشریف لیگئے اور دوسرے صاحب باہر تشریف لیگئے۔

(خواب) تین چار سال ہوئے احقر نے خانقاہ شریف کے حمام کی دیوار پر جو دھوئیں سے سیاہ ہو رہی ہے بہت روشن حروف میں چونہ یا اور کسی نہایت سفید روشنائی سے یہ لکھا ہوا دیکھا کہ اس جگہ دلجوئی بھی ہوتی ہے اور دلشوئی بھی۔

(خواب) کچھ عرصہ ہوا احقر نے خانقاہ شریف کی مسجد کے وسط میں بیت اللہ شریف اور حضور پر نور [illegible] ... دونوں [illegible] قریب [illegible] بیت اللہ شریف [illegible]

اصدق الرؤیا حصہ دوم

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ النور بابت ماہ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ)

حضرت والا کی سہ دری کی طرف ہے لیکن روضۂ پاک بھی بیت اللہ شریف ہی کی شکل کا ہے یعنی اُسپر گنبد نہیں ہے۔ بیت اللہ شریف اور روضۂ پاک دونوں پر اسقدر سبز اور خوبصورت غلاف ہیں کہ دنیا میں اُن کی نظیر نہ ہوگی، اور دونوں پر شعاعیں اور انوار معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت والا بیت اللہ شریف کے پاس کھڑے ہوئے ہیں اور اسقدر خوش ہیں کہ ایسا ہشاش بشاش میں نے حضرت والا کو کبھی نہیں دیکھا نیز ایک کھجور کی ٹہنی بطور جھاڑو کے دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں جسکی ڈنڈی میں دستہ چھوڑ کر ادہر اودہر شاخیں نکلی ہوئی ہیں۔ اور یہ ارادہ فرمارہے ہیں کہ بیت اللہ شریف اور روضۂ پاک کے گرد اگرد جو غبار ہے اُسکو دور فرمائیں۔ اگر مناسب ہو تو ان تینوں خوابوں کی تعبیر سے مشرف و مسرور فرمائیں۔ احقر محمد حسن امرتسری۔ مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۵۴ھ

۴۵ **خواب**) احقر عزیز الحسن بروایت حضرت والا عرض کرتا ہے کہ حضرت والا کانپور سے ایکبار وطن تشریف لائے حافظ عصمت اللہ صاحب مرحوم نے جو کہ داماد تھے حضرت والا کے استاد مولانا فتح محمد صاحب کے حضرت والا کی دعوت کی حضرت والا نے وجہ پوچھی تو بیان کیا کہ میں نے مولانا کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ مولانا اشرف علی صاحب کانپور سے آئے ہیں (اس جملہ میں حضرت والا کو کسیقدر شبہ ہے) اُنکی دعوت کرو اور مرغا جو گھر میں پلا ہے وہ پکاؤ اھ اس ارشاد کی تعمیل میں دعوت ہے

(حافظ عصمت اللہ مرحوم بروایت حضرت والا دام ظلہم العالی)

خواب۔ مولوی رفیع الدین صاحب الہ آبادی نے ایک مرکب دوا حضرت والا کی خدمت میں پیش کیا اور یہ عرض کیا کہ مجھے خواب میں حضرت مولانا محمد حسین صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ مولانا نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ مولانا اشرف علی صاحب کا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا کہ چونکہ دماغی کام بہت کرنا پڑتا ہے لہذا اقتضاء سن کے اعتبار سے تعب ہو جاتا ہے کبھی کبھی کمزوری دماغ کا تذکرہ فرمایا کرتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے اُن کے لئے ایک نسخہ تجویز کیا ہے اُسکے استعمال سے انشاء اللہ انکو نفع ہوگا۔ (شیخ محمد عمر الہ آبادی نبیرہ خاص حضرت مولانا محمد حسین صاحب الہ آبادی)

خواب - بندہ نے ایک خواب ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو یعنی جب ۱۳۱۹ھ میں جبکہ حضرت والا مدظلہ کے قیام خانقاہ کا ابتدائی زمانہ تھا بمقام مراد آباد دیکھا کہ حضرت والا مدظلہ خانقاہ تھانہ بھون میں جنوب کے طرف طلبہ کو درس دے رہے ہیں اور تہجد کا وقت ہے چاندنی کھلی ہوئی ہے عجیب سہانہ وقت ہے اتنے میں صبح صادق ہوئی طلبہ سبق ختم کرکے نماز کی تیاری کیلئے درس گاہ سے نکلے ان کے مونہ سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ بندہ نے عرض کیا ان حضرات کیلئے کوئی معجون مقوی کیوں نہ بنائی جائے۔ حضرت والا نے فرمایا ان کے واسطے معجون مشائین بنائی گئی ہے بس میری آنکھ کھل گئی۔

یہ **خواب** حضرت والا کو لکھا گیا تو یہ جواب آیا۔

مشفقم سلمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خواب بہت اچھا ہے یہ خوشبو علم اور ذکر کی ہے جسمیں بندگان خدا یہاں مشغول ہیں مشائین سے مراد سالکین ہیں مشی اور سلوک کے معنی متقارب ہیں۔ آپ نے اپنے کو ان میں شامل دیکھا آپ کیلئے بھی بشارت عظمیٰ ہے۔ والسلام۔

حکیم محمد مصطفےٰ بجنوری۔

خواب - میں نے عالم خواب میں وقت ۲ بجے رات کے دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نشر الطیب بذات خاص پڑھ رہے ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرما رہے ہیں کہ تم بھی سنو لیکن میں نے فرماتے ہوئے کانوں سے سنا حضور کو دیکھا نہیں۔

ذوالفقار خیاط از بنیڈ ریاست گوالیار

خواب - میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور مع آٹھ یا دس بارہ کے کسی ایک مسجد میں بیٹھکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں۔

محمد ابراہیم ہیڈ مولوی مدرسہ اسلامیہ [illegible] میور بازار ٹیرہ۔

خواب - حضرت مجھے ایک خواب پچھلی شب جمعہ میں نظر آیا کہ چار شخص آئے اور مجھسے پوچھا کہ یہاں پر جمعہ ہوتا ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہوتا ہے۔ پھر وہ حضرات آپسمیں کہنے لگے کہ نماز جمعہ حاجی امداد اللہ صاحب پڑھائیں گے۔ فوراً حاجی امداد اللہ صاحبؒ چونکہ ان تینوں حضرات سے کچھ فاصلہ پر بیٹھے ہوئے تھے آئے اور کہا ان تینوں شخصوں کے [illegible] نام [illegible] بتانے لگے۔ پہلے نام حضرت

مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ کا لیا پھر جناب حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کا لیا۔ پھر بعدہ جناب حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدفیضہم کا لیا یعنی آپکا اور نماز جمعہ کیلئے یہ فرمایا کہ جو امام یہاں مقیم ہیں وہ پڑھائیں گے پھر پکارا کہ یہاں مقیم کون ہیں تو چونکہ میں ان حضرات کے پیچھے بیٹھا ہوا سب باتیں سن ہی رہا تھا میں نے عرض کیا کہ حضرات یہاں مقیم میں ہوں۔ پھر چاروں حضرات نے بھی مجھے فرمایا کہ پھر نماز جمعہ تم ہی پڑھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ حضرات میں اس لائق نہیں ہوں کہ آپ حضرات کے سامنے نماز پڑھا سکوں میں نے انکار کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ میرے ایسے مقدر کہاں جو آپ حضرات کی زیارت ہو بس آپ ہی نماز پڑھا دیں پھر چاروں حضرات نے یہی فرمایا کہ نماز جمعہ تم ہی پڑھاؤ گے کچھ حرج نہیں۔ تب میں نے مجبوراً نماز پڑھائی اور بعد نماز ختم ہونے کے میرے سر پر جناب قبلہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے اپنا ہاتھ رکھا اور شاباش فرمایا۔ پھر بعدہ جناب قبلہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے یعنی آپ نے مجھ خاکسار سے یہ فرمایا کہ تم بیعت ہو یا نہیں میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر چاروں حضرات نے فرمایا کہ بیعت ضرور ہو بس پھر اذان ہو گئی اور آنکھ فوراً پہلا کلمہ اللہ اکبر کہتے ہی کھل گئی۔

عبدالمجید امام مسجد لال محلہ گلیم بافان پانی پت

خواب ۔ ایک خواب آج میں نے قریب اذان فجر کے دیکھا اسکو مختصر لکھتی ہوں۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں اپنے شوہر داروغہ جی کے پاس سے جارہی ہوں کہ اپنے مکان میں جارہی ہوں مجھے یہ بھی یاد ہے ایک مرد و عورت میرے ساتھ ہیں اور مکان کے قریب دریا بہتا ہے بہت صاف ہے آگے میں گئی تو میرے ٹخنوں تک ہی پانی آیا اور میں پار ہو گئی جب دوسری جانب ہو کر اوپر چڑھی تو دیکھا بڑا بھاری مزار ہے بزرگ کا مزار ہے اور وہاں پر عمارتیں سنگ مرمر و سنگ موسیٰ کی بہت سی بنی ہیں اور بھی بہت سے مزار ہیں وہاں سے ایک بزرگ برآمد ہوئے جو سفید کپڑے پہنے تھے اور سفید ڈاڑھی ہے وہاں پر نہ سورج نکلا ہے اور نہ چاند نکلتا ہے لیکن خود بخود بہت روشنی نورانی ہے ہر طرف طرح طرح کے پھول اور پتی ہیں۔ اُن بزرگ کے پاس ہرے بھرے مقام پر اور بہت سے مرید بیٹھے ہیں۔ بزرگ نے مجھے دیکھ کر کہا اسے بھائی آؤ اور سب سے کہا کہ تم ہٹ جاؤ کیا جانے کس مطلب سے میرے پاس آئی ہے شاید مرید ہونے آئی ہے تو میں نے جواب دیا کہ حضور ہٹانے کی کوئی ضرورت

نہیں ہے مجھے کوئی پوشیدہ بات نہیں کہنی ہے مجھے مرید ہونے کا بہت شوق تھا اب میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے مرید ہوگئی ہوں۔ یہی جواب میں نے دیا اتنا کہنا تھا کہ وہ بزرگ حضور کا نام سنکر وجد میں آگئے اور جھوم جھوم کر فرمانے لگے کہ جو اُن سے مرید ہوتے ہیں انکو نہ دنیا میں کوئی تکلیف پہونچے گی اور نہ آخرت میں وہ بہت بزرگ ہیں اُن سے بڑھکر کسی کا کیا کوئی مرید ہوگا تم نے بہت اچھا کیا تم خوش نصیب ہو ہمیشہ کا سکھ مل گیا اور پھر کہا کہ جمعہ کا دن بہت مبارک ہے اور تم اُنکے طریقوں پر چلیتا رہے دل لگا دے تو بس سب کچھ مل گیا۔ دین و دنیا دونوں مل گئے وہ جگہ بہت گلزار ہے اور بہت رونق ہے پھر وہ بزرگ اندر حجرہ کے چلے گئے اُسمیں قبر ہے اور شیشہ کے کواڑ لگے ہیں۔ میں اُن کو دیکھ رہی ہوں میں نے بڑھکر اندر جانا چاہا تو باہر جو مرید بیٹھے ہیں اُنھوں نے روکا کہ اندر نہ جاؤ۔ پھر میں اپنے مکان واپس جانے کو لوٹ پڑی تو دیکھا بہت سے مزار ہیں اور وہاں نمازیں ہو رہی ہیں اور جمعہ کا دن ہے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ میں اپنے مکان میں جو دریا کے قریب ہے لوٹ جاؤں اور دادا و نانا جی سے سب حال کہونگی کہ اسلام کا مذہب سب سے اچھا ہے اور ہمارے پیر کی برابر اسوقت دنیا میں کوئی ولی نہیں ہے پھر آنکھ کھلگئی تو سنا فجر کی اذان ہو رہی ہے ۴۸ یہ خواب میں حضور کو لکھ رہی ہوں کہ اسکا مطلب کیا ہے اور جواب چاہتی ہوں۔

اہلیہ محمد اختر سب انسپکٹر خفیہ محلہ کالوتری ٹولہ کٹرہ الہ آباد۔

خواب مشابہ بیداری ۲۷ رشب رمضان مبارک میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی سنگ مرمر کی دیوار ہے اور اسمیں بہت محرابیں بنی ہوئی ہیں ایک بہت بڑی محراب ہے جو کہ میرے سامنے ہے اور اُسکی شکل یہ ہے عرش (الله) معلیٰ جو کہ میں نے نیچے نشان لگائے ہیں یہ دو سفید در ہیں اور عرش معلیٰ اس طرح لکھا ہوا ہے اور بہت نمازی بھی موجود ہیں ہزاروں کی تعداد میں اور بندہ اگلی صف میں کھڑا ہے اور رسول خدا (صلے اللہ علیہ وسلم) امامت کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کا نام لیکر کوئی کہتا ہے کہ مولانا صاحب بھی اسجگہ پر موجود ہیں یہ سب کیفیت عشا کی نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہوئی اور کوئی خواب نہیں ہے۔ علی محمد ٹیلر ماسٹر ساکن ضلع انبالہ مقیم کانگڑول

خواب کمترین بندہ بیقدار تر بسالاقدام معروض دارد کہ عرصہ مدت سے شیخ کامل کا خواہشمند تھا اور اسمیں میں نے بہت تکالیف ہیں میں ملے بہت مگر باشریعت نہیں ملا آخر مجبوری ہوئی۔

اصدق الرؤیا حصّہ دوم

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور میں نے استخارہ کیا متواتر سات مرتبہ۔ اخیر تین مرتبہ حضور کے متعلق خواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد مجکو بشارت ملتی ہے اصدیق خواب کے واسطے متعدد اشخاص نے معلوم کیا آخر حضور کے متعلق جو خواب میں تاجدار مدینہ نے ارشاد فرمایا تھا (اُن اشخاص سے) بعینہ معلوم ہوا اب اُسی وقت سے حضور کا اشتیاق ہے واقعات خواب کے مفصلاً بوقت ملاقات یا بفرمان حضور کے عرض کرونگا اب جسطرح پر حضور ارشاد عالی فرمادیں بندہ تعمیل ارشاد کریگا۔ غلام قادر سکنہ بھیلہ ریاست کپورتھلہ ضلع جالندہر ڈاکخانہ ڈہلواں۔

خواب۔ مدت گذری کہ ناچیز نے خواب میں حضور پر نور صلے اللہ کو مع چاروں اصحاب کرام کے دیکھا اور حضور پر نور کے پیچھے حضرت والا کو کھڑے ہوے دیکھا۔ سعادت حسین نظامپوری۔

خواب۔ زوجہ بندہ بخواب دید کہ شفیع المذنبین محمد صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت فاروق رضؓ و حضرت عائشہ رضؓ ہر سہ بخانۂ بندہ تشریف آوردند و حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ یک کتاب حدیث کشادہ بسوئے بندہ اشارہ نمودہ میگویند اے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایں کس در امت شما داخل است حضرت فرمود ایں کس در امت من داخل است پس حضرت عائشہ فرمود چرا ایں کس ایں حادیث را بیان نمود و ... احادیث را بیان نمود بعدازاں بآواز بلند حضرت عمر را خطاب کردہ میگویند اے امیر المومنین شما ... احادیث را امتان را بیان فرمائید۔ بعدازاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود امت مرا باین ... تعلیم باید داد چنانکہ کورے را دست گرفتہ راہ نمودہ شود و نیز فرمود این کس اگر بمرشد خود مراسلت جاری داشتے بہ برکت آں از کارہائے خیر محروم نگشتے۔ اکنوں بندہ بدل خود عہد نمودم کہ انشاءاللہ تعالیٰ دربار حضرت علی الدوام مراسلت جاری خواہم داشت۔

مولوی عبد الرحمن پوسٹ چکتائی مقام اسد گنج بدکان محمد ولی میاں برادرش تاجر کتب

خواب۔ اب دوبارہ جب حضرت علی کا بھر ورود ہوا تو ایک اور صالح و متقی شخص جو مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث ہیں حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ

حضور یہاں ایک صاحب مولوی حشمت علی آئے ہوئے ہیں اور وہ مولانا اشرف علی صاحب کو بہت برا کہتے ہیں۔ انہیں کون حق پر ہے۔ ارشاد اقدس ہوا۔

مولوی اشرف علی حق پر ہیں وہ بہت اچھے آدمی ہیں (جواب حضرت والا) میری قسمت کہاں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر میرا نام آوے اور حرمت سے آوے اور اس عنوان سے آوے جو حضرات صحابہ کے لئے ارشاد فرمایا گیا نعم الرجل ابوبکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدۃ بن الجراح نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل عمرو بن الجموح (جمع الفوائد عن الترمذی) یہ سب غلام نوازی ہے اور یہ ضرور نہیں کہ دوسرا جملہ حالت حاضرہ کے اعتبار سے ہو۔ پیشینگوئی پر بھی محمول ہو سکتا ہے اھ

نوٹ یہ شخص اس خواب سے پہلے حضرت والا بلکہ ہمارے سلسلہ کے کسی بزرگ سے بھی عقیدت نہیں رکھتے تھے مگر اب بحمد اللہ ان کو ایسا عشق ہو گیا ہے کہ میں نے بہت کم دیکھا ہے۔ حضرت والا کے یہاں حاضری کیلئے بہت بیتاب ہیں لیکن بعض خدام نے کسی مصلحت سے ابھی روک دیا ہے۔ یہ خواب میں نے خود انکی زبان سے کئی بار سنا اور ہر بار بیحد مسرت ہوئی۔ محمد منظور نعمانی مالک رسالہ الفرقان بریلی۔

(جواب حضرت والا) اللہ تعالیٰ آپ خوش ہونے والوں کو خوش رکھے۔

(خواب) احقر نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا مد ظلہم نے مجھے کلید مثنوی کی ایک جلد عطا فرمائی میں نے لینے میں تامل کیا اس خیال سے کہ میں اسکا اہل نہیں ہوں حضرت نے دوبارہ دی اور فرمایا اسکو لو اور پڑھا کرو میں نے بنظر چشم قبول کی۔ اتنے میں معلوم ہوا کہ وہ دینے والے حضرت مولانا نہیں ہیں بلکہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بعض نے یہ خواب حضرت مولانا سے عرض کیا فرمایا مبارک ہو اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ علامت ہے کلید مثنوی کے مقبول ہونے کی۔ احقر محمد مصطفےٰ مقیم میرٹھ۔

نوٹ یہ خواب کلید مثنوی ختم ہو جانے کے کچھ دن بعد دیکھا گیا تھا ۱۲ منہ۔

قصبہ نہٹور۔ از طرف شفیق احمد خادم حضور عالی **خواب** لکھتا ہوں جسکا حضور عالی سے وعدہ کر آیا تھا۔ احقر نے خواب میں دیکھا کہ ماہ مبارک رمضان شریف ہے اور عشاء کا وقت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور عالی کے در دولت میں تشریف فرما ہیں تراویح میں حضور انور کا قرآن پاک سننے کا ارادہ رکھتے ہوئے حضور کے در دولت میں صفوف کے بچھانے اور پردے ڈالنے کی اہتمام میں پھر رہی ہیں۔ اسکے بعد احقر کی آنکھ کھل گئی۔

حصہ دوم اصدق الرؤیا تمام ہوا